فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

الحمد لله والمنة که درین زمان هدایت اقتران بفضل ایزد منان نسخهٔ

دلائل سنّیّه
فی
اجوبة المسائل السّنیّه

یکی از تالیفات بابرکات جناب ممدوح اکابر انام موهبت فرمای
خاص و عام تعلیم فرمای تعلّم گاه مطالب
عالیه علمکدهٔ زمن مولوی سید علی حسن صاحب سلّمه
رب ذو المنن جانشین ارشد تلامذه

جناب علیین مکان طاب ثراه
و جعل الجنة مثواه

حسب ارشاد فیض بنیاد نجم الملة والدین جناب سید نجم الدین حسن صاحب [illegible] بهادر دام اقباله [illegible]

در مطبع حسینی اثنا عشری بحسن اهتمام سید عابد علی [illegible] طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ مجیب السائل والصلوۃ علی سید رسلہ المبعوث الی کل سائل
والہ اشرف الذرائع والوسائل ولعنۃ اللہ علی اعدائہم الاوغاد الرذائل

اما بعد یہ رسالہ ہے مشتمل جواب سوالات اہلسنت کے اضعف العباد السید علی حسن
عفی عنہ نے کہ بکمال عجلت محض نظر باظہار حق وحمایت دین حق اونہین کے
کتابون سے بمضمون اسکے کہ فالقول ما قالت حذام قلوب جانب مخالف
مین اعتبار زائد ہوگا لکھا اور نام اس رسالہ کا **ادلہ سنیہ فی اجوبۃ المسائل السنیہ**
رکھا وعلی اللہ التوکل وبالنبی والمعصومین علیہم السلام التوسل

سوال ۱ عقیدہ امامت جزو ایمان ہے اوسکا ثبوت یقینی چاہئے پھر نہ کلام اللہ
مین اوسکا پتہ اور نہ احادیث متواترہ مین اوسکا ذکر جواب موجہہ بیان
فرمائین اور آئین غائین مین نہ اوڑائین۔

جواب بلا شبک ثبوت اوسکا یقینی چاہیے اور اثبات پر اوسکے دلائل عقلیہ و نقلیہ قائم ہین اہلسنت کو عقل سے کام نہین اسلیے بعض دلائل نقلیہ پر اکتفا ہوتی ہے قرآن مجید مین قول حقتعالی موجود ہے کہ حضرت ابراہیمؑ سے خطاب فرمایا ہی اِنّی جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِی یعنی مین گردانے والا ہون تمکو واسطے آدمیون کے امام عرض کیے ابراہیم نے اور اولاد سے میرے یہان امام یعنی پیغمبر و نائب پیغمبر دو تون کے ہین چنانچہ اسکی تفسیر مین ابن مغازلی شافعی نے مناقب مین ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ دعای حضرت ابراہیم منتہی ہوئی طرف میرے اور طرف علیؑ کے کہ ہم مین سے کسی نے کبھی بت کو سجدہ نہین کیا پس مجھے نبی کیا اور علیؑ کو وصی کیا انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ مقرر کرنا نبی و امام کا کار حق تعالی ہے کار خلق نہین اور مستحق نبوت و امامت وہ ہے جسنے کبھی بت کو سجدہ نہ کیا ہو پھر فرمایا حقتعالی نے لَا یَنَالُ عَھْدِی الظَّالِمِیْنَ یعنی میرے عہد کو ظالمین نہ پاوینگے یہانسے امامت کا ہونا ہو حقتعالی سے ظاہر اور یہی جلالت امامت پر دلیل باہر ہے اور حدیث توبین الفریقین مشہور اور متواتر ہے کہ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً یعنی جسنے امام زمان کو اپنے نہ پہچانا اوسکی موت جاہلیت کی ہوگی معلوم نہین کہ اہلسنت نے کسکو اپنے زمانے کا امام قرار دیا اور موت اونکی کس طور پر ہوتی ہے اور تعجب ہے کہ فاعل فعل جملہ امور سالم توحقتعالی کو جانتے ہین باینہمہ حق تعالے کو فاعل امر امامت نہین جانتے اور

اوسکو باختیار خلق گردانتے ہین ۔

سوال۲ اگر یہ انما ولیکم اللہ سے امامت حضرت امیر علیہ السلام کے ثابت ہوتی ہے تو اس سے اور اماموں کی امامت باطل ہوتی ہے چنانچہ لفظ انما ظاہر ہے ۔

جواب۲ مدخول لفظ انما صیغہ جمع ہے اور بنا بر مذہب شیعہ کے جمیع ائمہ معصومین علیہم السلام نے حال رکوع مین سائل کو عطا کیا ہے پس انحصار امامت کا ائمہ اثنا عشر مین ہوگا اور بہت سے روایات و احادیث فریقین امامت ائمہ اثنا عشر پر دال ہین دیدہ حق بین چاہیے صراط مستقیم مین فیروزآبادی صاحب قاموس نے لکھا ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ مینے دیکھا ساق عرش پر لکھا ہوا ساتھ نور کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تائید کی مین نے اونکے ساتھ علی کے اور نصرت کی مین نے اونکے ساتھ علی کے بعد اوسکے بعد اونکے حسن اور حسین بعد اوسکے دیکھا مینے علی علی علی محمد محمد جعفر موسیٰ حسن حجت پس کہا مینے خداوندا یہ لوگ کون ہین ندا آئی کہ یہ امام ہین بعد تمہارے اور بہترین ذریت تمہارے ہین ۔

سوال۳ لفظ ولی کے معنی حاکم ہونے پر کونسی کتاب لغت شاہد ہے اور اگر کوئی کتاب اسپر دلالت کرتی ہے تو کونسی ضرورت ہے کہ معنی مشہور محبوب کے چھوڑکر یہ معنی لیتے ہین باینہمہ جب احتمال آگیا تو پھر کلام مشتبہ ہوگئے قابل استدلال نہ رہے وہ بھی ایسے ضروریات دین کے لیے ۔

جواب۳ غیاث اللغات جسکے مولف سنی المذہب ہین چھپکر دست بدست پھر رہی ہے اوسمین سے ولی کے معنی حاکم کے موجود ہین اور اس آیہ مین تو بجز حاکم کے اور معنی درست نہین ہوسکتے اسواسطے کہ اسکے معنی یہ ہوئے

کہ نہین حاکم تمہارا سے مگر خدا اور رسول اور وہ لوگ کہ جنکے اوصاف سے اقامت صلواۃ و عطاے زکوۃ درحال رکوع ہے اور اگر دوست و ناصر کے معنی لیے جاوین تو انحصار دوست اور ناصر ہونیکا اونہین لوگونمین ہوگا کہ جو موصوف بہ صفات مذکورہ فی الایہ مین حالانکہ یہہ خلاف واقع و منافی فرمود حقتعالی ہے اسواسطے کہ جملہ مومنین آپسمین دوست و ناصر ہین خواہ وہ درحال رکوع زکوۃ دیوین یا نہ دیوین وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ بہ تحقیق کہ وہ لوگ ایمان لائے اور مہاجرت کی اور جہاد کیا ساتھ اپنے مالونکے اور جانون کے بیچ راہ خدا کے اور وہ لوگ کہ پناہ دے اونہوان نے اور مدد کی وہ لوگ اونکے دوست ہین بعض کے اور ظاہر ہے کہ کسی نے مومنین مہاجرین و مجاہدین و غیرہم سے زکوۃ حال رکوع مین نہین دی اور احتمال کا حال جو لکہا تو وجہ کے معنی مشہور منہہ کے ہین پس چاہیے کہ وجہ اللہ مین معنی منہہ کے لو اور خدا کے واسطے جسمیت ثابت کرو حالانکہ یہ خلاف عقیدہ اہل اسلام ہے

سوال ۴ امام زمان باہر کیون نہین آتے اور تشریف لا کر دین نبی کی تائید کیون نہین کرتے اگر عذر تقیہ تہا تو پہلے شیعیان ایران و ہند و مخلصان دکن و سندھ کی تعداد لاکہون کو پہونچ گئے ہون اگر ان شیعون کو حضرت امام ایماندار نہین سمجہتے ہو ربظاہر ہوگا تو یہی ہوگا تو ویسے فرمائے۔

جواب ۴ جناب رسول خدا نے صلح حدیبیہ کیون فرمائی غار مین پوشیدہ کیون ہوئے ہان آپ سچ کہتے ہین جو یار غار ہونیکا دعوی کرتے تھے

وہ چھپنے کے وقت تو یار غار بن گئے تھے اور جنگ مین فرار کرنے سے عار نہ کرتے تھے
اسی وجہ سے حضرت کو اونکے ایمان پر بھروسہ نہ تھا اور موافق روایت
جمع بین الصحیحین تو آپ نے صاف صاف فرمادیا کہ ای عائشہ اگر تیرے قوم
قریب العہد بہ جاہلیت یا قریب العہد بکفر یا قریب العہد بشرک نہوتے
علی اختلاف النسخ اور مجھی خوف اسکا نہوتا کہ اونکے قلوب پھر جاوینگے تو خانہ کعبہ
مین موافق اساس ابراہیم کے بناتا فرمائیے قوم عائشہ کون لوگ تھے اور
یہ تقیہ نہین ہے تو کیا ہے فرعون کا حال دیکھیے کہ وہ تو خدائی کرتا رہا بندگان
خدا کو کہ اوسمین اطفال بے گناہ بھی تھے ناحق قتل کرتا رہا فوج ملائکہ تو موجود
تھی بکثرت اگر بنی آدم شفیع نہ تھے لیکن جب مصلحت مقتضی ہوی اوسی وقت
انتقام ہوا اس شیعون کو بھی آپ بمقام فوج ملائکہ سمجھے بے ایمانی کا گمان اونپر
نہ کیجیے اسواسطے کہ وہ مطیع معصوم ہین اور معصوم پر احتمال خطا نہین بخلاف تابعین
خلفا کے کہ وہ بسبب عدم عصمت کے جائز الخطا ہین اور اونکے خطاؤن کے
تصریحات احادیث نبویہ مین موافق آپکی کتب کے وارد ہوئی ہے اسی مقام سے
سمجھ لیجیے جو حدیث اوپر مذکور ہوی ہی مصرع تا سیاہ روی شود ہر کہ در غش باشد

سوال ۵ امام کا تقرر اس غرض سے ہے کہ امتون کو غلطی نہو تو حضرت امام
روپوش رہنے مین خطاوار ہین اور اگر کوئی اور غرض ہے تو ضرورت ہی
کیا تھی کہ جو ایمان مین ایک تیسرے پتھر امامت کی لگا ہے اور پھر سنیون پر
بوجہ خلافت خلفا کے جو معصوم نہین کیا اعتراض رہا

جواب ۵ جس غرض سے تقرر پیغمبر ہے اوسی غرض سے تقرر امام ہی ہے

جو وجہہ واسطے پوشیدگی جناب رسالتمآب کی اور جاری رہنے ہدایت کی تا ایام پوشیدگی تجویز کیجیے گا وہی وجہہ بجنسہ یہان بہی تجویز ہوگے اور سزای اتالیقی خدا و پیغمبر بدست خالق اکبر ہے اور خلافت تو آپکی خلفا کے بقول فخر رازی کہ وہ تمہارا امام ہی اور خلافت مین عصمت کو شرط جانتا ہی باطل ہوی جاتی ہے سنیون کا قصور اتنا ہے کہ جائز الخطا کو خلیفہ پیغمبر جانتی ہین پہلی اپنے گہر کے خبر لیجئے پہر اورونکو خبر دار کیجے گا مگر مصرعہ کو خویشتن گم است کرا رہبری کند

سوال ۶ کلام اللہ بجنسہ محفوظ ہے تو اول تو احادیث کلینی اور اتفاق مذہب کا کیا جواب دوسری آیات مدح صحابہ مثل والسابقون الاولون الخ اور والذین ھاجروا وجاھدوا الخ اور والذین معہ اشداء علی الکفار وغیرہ پر ایمان مین کیا دیر ہے اور اگر صحابہ کے ایمان مین کلام ہی تو سوا اونکی جو کوئی ان آیات کا مصداق ھی اوسکے ایمان پر کیا دلیل ہے ایسی دلیل جس سے خوارج کو ساکت کرنے کو پیش کرو

جواب ۶ شیخ عبدالحق دہلوی کتاب رجال مشکواۃ مین لکہتے ہین کہ تین سو آیتین حق علی بن ابیطالب مین نازل ہوئین کہ اسقدر آیتین حضرت علے کی شان مین مصحف موجود مین نہین ہین اور سیوطی نے تو اتقان مین بہت کچہ ضایع ہونا قران کا لکہا ہی اور درمنثور مین ہے کہ کوئی نہ کہے کہ مینی تمام قرآن کو پڑہا تحقیق کہ قران سے بہت کچہ جاتا رہا انتہی پس اگر قرآن مجید بجنسہ محفوظ ہے تو اسکا کیا جواب اور آیہ السابقون الاولون وغیرہ

سی فضیلت اونہین صحابہ کی پائی جاتی ہے کہ جنہین یہہ اوصاف ہون
اور آپکی خاشا تو بتصریح آپکی علما کے ان اوصاف کے ساتھہ موصوف کے
نہتہی بجز فرار کے حالت حیات مین رسول خدا کے اور سخت گیری مین
آل اطہار کے بعد وفات اوس جناب کے اور کسی چیز مین سبقت نہین لیگی
دیکہو ملل ونحل شہرستانی کو کہ کوئی دقیقہ ایذا دہی کا نسبت عترت اطہار کے
آپ کی خلفای کبار سی نہین چہوٹا اور مالک ابن نویرہ وسعد ابن عبادہ
وابو ذر غفاری و ابن مسعود وغیرہ صحابہ مقبولین کے بہی باعث ہلاکت
ہوے فقط

سوال اگر کلام اللہ غیر محفوظ ہے تو اول تو انا نحن نزلنا الذکر و
انا لہ لحافظون وغیرہ کا کیا جواب ہے دوسری بشہادت حدیث
ثقلین وہ شیعون کو ثقلین کے ساتھہ تمسک باقی نہوگا فقط

جواب خلیفہ ثالث نے تو بہت سے قرآن جلوا دئے اور جنگ یمامہ
مین تو اکثر قرا شہید ہوی اس سی غیر محفوظ ہونا کلام اللہ کا ظاہر ہوتا ہے
تو پہر انا لہ لحافظون کا مصداق آپ کیونکر قرار دینگے اور تصدیق
قول خداوند عالم کیونکر کرینگے اور خلیفہ ثانی نے جو کہا کہ ہمین کتاب
خدا کافی ہے اونکی کفایت کون کریگا نہ ہی دین و ایمان کہ رسولخدا
نے واسطے اطاعت ثقلین کے حکم دیا اور برخلاف اوسکے عہود ثلاثہ
مین بجز آتش افروزی کے نسبت ثقلین کے اور کچہہ ظہور مین نہ آیا
عجب بات ہے کہ پیر و مرشد تو آپ کے جلاوین اور جواب ہمسی پوچہین

سوال حضرت امام عسکریؑ نی جو ہی کلام اللہ کی تفسیر لکہی اور بانے کلام اللہ کی تفسیر نہ لکہی تو کیا اونکو بہی مثل اور شیعون کے کلام بعد یاد نہ تہا فقط

جواب جبکہ قران مجید اصلی سے یاران یار غار بنی روگردانی کے اور جلانے اور جلوانے کو جائز رکہا بلکہ اوسکی جلانے مین اہتمام ایسا کیا کہ عاق مادر نامہربان بہی ہوی اور بہت کچہ بنابر روایت در منثور ضایع کیا تو اوسکے تفسیر کون سنتا تہا اور کون سکہنے دیتا تہا اور اپنی خلیفہ ثالث کو تو دیکہی کہ جا بجا سے تلاش کروا کی لوگون سے قران مجید کو جمع کروایا کیا اونکو بہی مثل آپ کی خلیفہ ثانی کے کلام اللہ یاد نہ تہا سیوطی نے جامع کبیر مین لکہا ہے کہ عمر ابن خطاب نے آیہ والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار مین بلفظ الانصار کو رفع دیا اور والذین اتبعو ہم باحسان سے واو کو جدا اور بلفظ الذین کے ہے موقوف کیا پس زید ابن ثابت نے کہا کہ والذین ہے عمر نے کہا الذین ہے زید نے کہا کہ امیر المومنینؑ عالم ترہین عمر نی کہا ابی ابن کعب کو بلاؤ جب آئے ابن کعب آئی اور اوسے پوچہا تو ابی ابن کعب نے کہا والذین اتبعوہم باحسان ہے قسم ہے خدا کے کہ مجہی رسول خدا نی اسی طرح پڑہایا ہے اور تم بیماران بیچتی تہے اور صحیح مسلم مین مذکور ہے کہ ایک شخص پاس عمر کے آیا اور کہا کہ مجہی احتیاج غسل جنابت

کے ہوئی ہین مینے پانی نہ پایا عمر نے کہا کہ نماز نہ پڑہ فقط یہانسی
صاف ظاہر ہے کہ آیہ تیمم آپکے خلیفہ ثانی کو مطلق یاد نہ تہی اور
اسی طور سے بہت سے آیتین ہین کہ آپکی کتابون سے اوسکا یاد نہونا
خلیفہ ثانیکو ثابت ہے —

سوال ۹ تقیہ کی کیا سند ہے یعنی کہین کلام اللہ مین حکم یا ارشاد
ہوئی ہے کہ کیا کرو اور تقیہ کس غرض سے دین مین داخل ہوا اگر
نبی و امام دین بتانی کے لئے آتی ہین تو چہپانی سے کیا معنی اور
چہپانیکے لئے آئی ہین تو فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین
کے کیا معنی ہین —

جواب ۹ دیکہو اپنی تفسیر بیضاوی کہ آیہ الا ان تتقوا منہم تقیۃ
اور آیہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان کی تفسیر مین کیا
لکہتی ہین اور کس شد و مد سی حسب ارشاد نبوی تقیہ کو جائز کرتی ہین
بلکہ لکہا ہے کہ بعض قراء نے تقیۃ کو تقیۃ پڑہا ہے اور تقیہ تو شعار
پیغمبرون کا ہے بیضاوی مین قصہ حضرت موسی مین تفسیر آیہ وفعلت
فعلتك التی فعلت مین لکہا ہے کان موسی یعایشہم بالتقیۃ
یعنی حضرت موسی بسر کرتی تہے فرعونیون مین بتقیہ اور فردوس دیلمی مین جناب
امیر سے منقول ہے التقیۃ دینی ودین اٰبائی یعنی تقیہ دین میرا
ہے اور میرے آبا کا اور حدیث جمع بین الصحیحین جو بنا بانی ام المومنین
دربارہ بنای خانہ کعبہ اوپر گذر چکی ہے واسطے اثبات تقیہ کے کافی ہے

اور مواہب لدنیہ مین مذکور ہے ماز ال النبی مستخفیا حتی نزل فاصدع بما تومر قالوا وکان ذالک بعد ثلث سنین من النبوۃ وہی التی اخفی رسول اللہ امرہ الی ان امرہ اللہ تعالی باظہارہ فنادی قومہ بالاسلام وصدع بہ یعنی پیغمبر ہمیشہ اپنی نبوت کو مخفی رکہتی تہے یہانتک کہ آیہ فاصدع الی اخرہ نازل ہوا اور یہہ حال جناب رسول خدا کا بعد نبوت کی تین برس تک رہا کہ اپنے امر کو کفار سے چہپای رکہتی تہی یہانتک کہ اظہار کا حکم ہوا ایسی اپنے قوم کو ساتہہ اسلام کے دعوت کیا جہان فاصدع بما تومر ہے وہان لکم دینکم ولی دین بہی ہے ذرا موافق دعوی کے اگرچہ محض غلط ہے قران کو دیکہا تو کیئے حفظ تو اوسکا جبکہ آپ کے خلفا سے نہو سکا تو آپ سے اسکی توقع بہت بعید ہے فقط

سوال ۱۰ غار مین آپکے ساتہہ کون تہا حضرت ابو بکر صدیق تہے اور یہی کہو گے بعد اسکے کہ خدا اونکو بشہادت لفظ لصاحبہ کہتا ہے تم کیون نہین کہتی ہو

جواب مصرعہ ہان جہنی کو یار غار تہے اوجنگ مین فرار ؛ واضح رہے زندیق ہو یا صدیق ہو لفظ صاحب سے کچہ فضیلت نہین نکلتی حقتعالے نے مشرکین کا صاحب رسول خدا کو سورۂ والنجم مین فرمایا کہ ماضل صاحبکم وما غوی اب چاہئی کہ مشرکین کو فضیلت

ہووے تمہارے صاحب پراسکے کہ رسول خداکو صاحب اونکا فرمایا
اور یہہ تو صاحب رسول خداکے تھے اسیطرح خدانی ذوی العقول
کو صاحب غیر ذوی العقول کا فرمایا ہے یاصاحبی السجن حالانکہ
غیر ذوی العقول کیسے طرح ذوی العقول سے اشرف نہین او صحابے
کہتی ہین ہمکو تامل نہین ولیکن ؎ صحابہ گرچہ جملہ کالنجوم اند؛ وبلے
بعضی کوکب نحس و شوم اند؛ ہرکہ را روی بہ بہبود می نداشت؛ دیدن
روی نبی سود دی نداشت؛۔

سوال حضرت ابوبکر کی شانمین اللہ کلام اللہ مین ان اللہ معنا
فرماتا ہے خدا تو اونکا ساتھہ دی تم کیون نہین دیتی ۔

جواب ای صاحب خداوند عالم یہہ لفظ اونکے شان مین کیون
کہنے لگا اسلئے کہ جو کہ ساتھہ اوسکے رسول کا نہ حال حیات مین بوقت
جہاد دیوی وہ بعد ممات دفن وکفن مین شریک ہووے اوسکے ساتھہ
کیون ہونے لگا دیکھو مثنوی مولوی روم کہ آپکے مرشد ہین کیا
فرماتے ہین ؎ چون صحابہ حب دنیا داشتند؛ مصطفی را بیکفن
بگذاشتند ۔

سوال حضرت علی یا آیۃ اہلبیت کی شانمین بہی کہین ان اللہ معنا آیا ہے
جواب سوری کے سورہ اہل بیت کے شان مین نازل ہوے ہین
ایک دو لفظ ہون تو بتاؤن بلکہ اونکے کنیزون کے باری مین آیتین
نازل ہوئی ہین دیکھو تفسیر علاصمی ؎ مدح حیدر میکند عالم بیان باصد زبان

انسیان وجنیان و عرشیان و قدسیان ؛ کیست تاج ابوبکر و عمر خرسنیان
پس بقول ہندیان اپنی ہی موہنہ ٹہوبنیان ؛ اور چونکہ جناب امیر علیہ السلام
بحکم آیہ مباہلہ نفس رسول ہین باتفاق فریقین تو اس لفظ معنی ہین بہی
شامل ہین اور اس لفظ مین تو شرکت یار غار ہرگز نہین ہوسکتی اگر وہ
شریک ہوتی تو نزول سکینہ مین بہی شریک ہوتے اس لئے کہ جب مومنین
ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہوی ہین تو خدا نی نزول سکینہ آپکے
رسول پر بہی کیا ہے اور مومنین پر بہی فانزل اللہ سکینتہ علی
رسولہ وعلی المومنین موجود ہی چونکہ یہان سوای رسول خدا
کے اور کوی مستحق نزول سکینہ نہ تہا حق تعالی نے اپنی رسول پر سکینہ
کو نازل کیا اور یار غار محروم رہے سے بس کن حدیث غار کہ عار است
نزد عقل ؛ الحزن وبیقراری شیخ معمبر

سوال[۱۳] حضرت ابو بکر کو حضرت رسول صلعم نے امام بنایا اگر وہ
کافر تہے یا فاسق تہے تو کیون امام بنایا

جواب[۱۳] بروایت موطہ وغیرہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
آلہ نے شہداء احد کی ایمان داری پر گواہی دی تو اونہون نے
کتنا ہی چاہا کہ خود بہی ایمان دار بنین مگر جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے یہی فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ بعد میری تم دین مین کیا کیا
ایجادین کروگے بہلا رسول خدا صلعم اونکو امام کیون بنانے لگی البتہ
اسکے صدیقہ نے بروایت منتیت بحال غشی مین رسول خدا صلعم کے اپنے

مرد فاجر کے پس اسکے صالح ہونیکی دلیل کیونکر ہوگی اور ہماری مذہب
مین بدون اذن امام جو جہاد ہو اسکی غنایم مال امام علیہ السلام ہین علاوہ
اسکی مشرکات بدون جہاد کے بھی مملوک اہل اسلام ہوسکتے ہین فقط

سوال ۱۵ موافق ارشاد آیہ الذین اتیناھم الکتاب یتلونہ
حق تلاوتہ الی آخرہ جو منجملہ علامات ایمان ہے یون معلوم ہوتا ہے
کہ جس فرقہ کے لوگ بکثرت تلاوت کرینگے وہ تو مومن ہونگے باقی کافر
اب فرمائی کہ ایسے لوگ شیعہ ہین یا اہل سنت جواب معقول لکھئے
اور حق تلاوت سے خشوع وخضوع مراد لیتے ہو تو شیعون مین بھی احتمال
نہین اسلئے کہ خشوع کے لئے اعتقاد چاہئی شیعہ کلام اللہ کو بیاض عثمانی
سمجھتے ہین باایںہمہ لفظ حق تلاوت مفعول مطلق ہے اور عامل اوسکا
یتلونہ ہے اسلئے ضرور ہے کہ وہ بھی از قسم تلاوت ہو سو خشوع اور خضوع
امر قلبی ہے اور تلاوت امر لسانی فقط

جواب ۱۵ ای صاحب تلاوت اسکے کیجئی گا اوسکو تو تمام وکمال باقی نرکھا
اور جتنا باقی رکھا اوسکی یہہ قدر کی کہ اوسکا لکھنا خون زحاف سے اور بول
سے جائز جانا کما فی شرح المختصر الوقایة ان ھذان لساحران
کو آپ کے اسلاف نے غلط کہا سورہ بقر بارہ برس تک یاد نہوی اور
باقی قرآن کا حفظ تو بخیر معلوم ہوتا ہے کثرت پر ناز کرنا بیجا ہے حق تعالی نے
اوس کثرت کو جو برخلاف اوسکے مرضی کے ہے مذمت فرمائی ہے اور ارشاد
کیا ہے ان اکثرکم فاسقون قلیل کی مدح سے ہے فرمایا ہے قلیل

من عبادی الشکور وکم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة
باذن الله کیا حق تلاوت یہی ہے کہ مودت فی القربی کو بھلا دیوین
لا یمسه الا المطہرون کو مطلقا دیان مین نہ لاوین فقط
سوال آیہ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون سے یون
معلوم ہوتا ہے کہ حفظ کلام اللہ خدا کا کام ہے اس صورت مین اہل
سنت بندگان خاص ٹھہرے کہ خدا کا کام کرتے ہین اور اونکا کیا خدا
کیطرف اسیطرح منسوب ہوجاتا ہے جیسی راج مزدورون کا بنایا
ہوا مکان صاحب مکان کا بنایا ہوا کہا کرتے ہین۔
جواب سے گر تو قران بدین نمط خوانی ٭ ببری رونق مسلمانی
واہ واہ اسکی بنا بر معنی یہہ ہوی کہ ہمین نے قران کو نازل کیا اور
ہمین اسکو یاد بھی کرینگی یہہ تو لکھین وسی پڑہین خود الٰی کےسی تہری
معنون کو چھوڑکر حرف آشنا ہوتا اور مثل طوطی و مینا کے یاد کرنا یہہ
ہرگز خدا کا کام نہین ہے کاش کہین اتنا ہی آپ کے یہان ہوتا اونپہ
تو قران کی لفظ کا یاد کرنا ہی ضرور نہین جانتی ذو برگ سبز کمہہ بدنا لیت
نمازمین کافی سمجھتی ہین ہان راج مزدورونکا بنایا ہوا طرف مالک کے
منسوب ہوتا ہے لیکن اگر کہین اونہون نے برخلاف مرضی مالک عمارت
کج بنائی تو ظاہر ہین تو اونکے نزدیک اونکی بن ائی مگر مالک کو بدنام
کیا اور پیشگاہ مالک سے سزایاب بھی ہوے خلق کی جانب سے بھی اونپر
نفرین ہوی فقط

سوال۱۴ شیعون کو کلام اللہ کیون نہین یاد ہوتا ہے اگر یہہ وجہہ ہے کہ
صحابہ اوستاذ کلام اللہ ہین اور اوستاذ کا برا کہنی والا کامیاب نہین
ہوتا تو توبہ کیجیے باقی جو کہین کہین شیعہ بلقب بحافظ ہین یا ایک دو کا کہین
کہین نشان دیتی ہو البتہ اول تو کہنی کی باتین ہین اور اگر سچ بہی ہو
تو اہل سنت کے مقابلہ مین ایک دو حافظ ہونا بڑی شرم کی بات ہے
جواب اگر صحابہ سے کہین مراد لیا ہی اپنے خلفا کو تمنی مراد لیا ہے تو
توبہ کرو وہ استاذ ہوئے تو نوبت جمع کروانیکی اور تلاش کرکے منگانے
کی اور نسخی کاہیکو آتی مگر جو کہ اوستاذ تہے مثل ابن مسعود وغیرہ کے
اونسے آپکی خلفانے بڑی بے ادبی انسی کی اسوجہہ سے کبہی وہ کلام اللہ
سے کامیاب نہوے فہم معنی تک سے قاصر رہے چنانچہ اول کا متحیر
ہونا معنون مین ابا و کلالۃ کے اور ثانی کا معقول ہونا ایک عورت
سے باب مہر مین اور ثالث کا مورد طعن ولعن ہونا بیشگاہ ام المومنین
سی کبہی بلفظ لعن اللہ وکبہی بلفظ قتل اللہ اور کبہی بلفظ قتل
مثل کشاف وروضۃ الاحباب وغیرہ کے آپکی کتب مین جابجا وارد ہے
اور حال قلت مقبولہ وکثرت مردودہ ہو ہو آیات سے ہم ثابت کر چکے
فلا نعیدہ ومن لا یکفیہ القلیل لا یجدیہ الکثیر فقط
سوال۱۵ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم حیات النبی ہین تو حضرت فاطمہ انکی ترکہ
کیون مانگا زندون کے مال مین میراث جاری نہین ہوتی اور شہید
نظیر دو تو یہہ تفسیر کام کی نہین ہے کیونکہ شہدا اپنی بدنسی زندہ نہین

اس بدن کے حساب سے تو مردہ ہین ہان جنت مین انکو دوسرا
بدن ملجاتا ہے اور موت کا جواب بہی کام کا نہین کیونکہ موت سی حیات
جاتی رہتی ہے تو آپ حیات النبی نہین او نہین جانتے تو میراث کی کوئی
صورت نہین فقط

جواب بہلی جناب سیدہ نے فدک مین دعوی ہبہ کا فرمایا جب ابوبکر نے سند
اور عمر نے سند ہبہ کو پہاڑ ڈالا اور گواہی علیؑ او حسنینؑ اور ام ایمن وغیرہ
کی بہی مقبول نہین ہوئی اوسوقت جناب سیدہؑ نے میراث کا دعوی
کیا پس جسطرح سے میراث حضرت داؤدؑ سلیمانؑ کو پہنچی اور جسطرح سے
یحییٰؑ وارث حضرت زکریاؑ ہوے اوسیطرح سے حضرت فاطمہ علیہا السلام بہی
وارث ہوین زمخشری نے تصریح کی ہے ربیع الابرار مین کہ حضرت
سلیمان نے ہزار گہوڑی بوراثت اپنے باپ کے پائے تہے اور کشاف
اور بیضاوی مین بہی یہ قول مندرج ہین جسطرح جناب رسالتمآبؐ کا حال
بعد وفات کے ہے اوسیطرح سب پیغمبرونکا حال بعد وفات کی ہے بلا
تفاوت قال الله میرے ان الله حرم علی الارض ان تاکل
اجساد الانبیاء یعنی خدا نے حرام کیا زمین پر یہ کہ کہا وے اجسام
پیغمبرونکو عجیب بات ہے کہ ازواج رسول خدا تو حجرات رسولخدا پر
قابض رہین اور جناب سیدہ کا قبضہ فدک سے جو حیات پیغمبر خدا سے بحکم
خدا تہا اوٹہا دیا جاوے القبضۃ دلیل الملک حکم شرعی ہے قابض
سی گواہ طلب کرنیکی ضرورت نہین ہے جناب سیدہؑ سے کہ قابض نہین

فدک پر گواہ طلب کئے تعجب ہے کہ ما ترکناہ صدقۃ حجرات پر تو
صادق نہ آوے اور فدک پر صادق آوی اور اگر حیات رسول خدا کو
مانع میراث جانتی ہو تو خلافت بہی آپکے خلفا کی باطل ہو گی اسواسطے کہ
خلافت تو بعد پیغمبر ہوتی ہے اور پہر قول حق تعالی انک میت وانہم
میتون جسکو خلیفہ اول نے آپکی پڑہکر خلیفہ ثانی کو آپکے معقول کیا تہا
کیونکر صادق آویگا افسوس ہے کہ اتنا بہی آپکو معلوم نہین کہ حایل
ہونا موت کا بین الحیاتین واسطی انفاذ میراث وغیرہ کے کافی ہے
اور سوا اسکے حیات اخروی اور حیات دنیوی مین فرق ہے اور حیات
ایک کا دوسری پر قیاس مع الفارق ہی فقط

سوال ۱۹ کلینی وغیرہ کتب شیعہ سے یون معلوم ہوتا ہے کہ فدک
منجملہ اموال فی ہے اور آیہ ما افاء اللہ علی رسولہ سے معلوم ہوتا ہے
کہ اموال فی مملوک نبوی نہ تہی اسلئی کہ اول تو بشہادت آیۂ ذوی
القربی والیتامی والمساکین وغیرہ شریک جنکی کوی تعداد معین
نہین جو اون سب کو پہونچای دوسری بشہادت آیۂ والذین جاؤ
من بعدہم سے یون معلوم ہوتا ہے کہ منجملہ مصارف وہ لوگ بہی
ہین جو ابہی پیدا ہوی اور قیامت تک پیدا ہوتے رہینگی سو اونکی شرکت
تک کی کوئی صورت نہین کیونکہ مالک کا بالفعل موجود ہونا چاہئی بالنسبہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون اموال مین ہر ہر فرد کو نہ زمین فدک باقی تہی نہ
اوسکی آمدنی باقی تہی اگر ملک ہوتی تو اون سبہی کی ملک ہوتی اور آپ مزد

تقسیم کرے نہو نہو وقف ہو اس صورت مین حضرت فاطمہ نے کیون طلب کیا
کہ وقف مین نہ میراث جاری ہوتی ہے

جواب آپ کی تحریر سے معلوم ہوا کہ فدک وقف تہا کیا کہین آپکے
ابوبکر مین موجود نہوی ورنہ ابوبکر کو حدیث نحن معاشر کے کہنی کی ضرورت
نہوتی جسوقت جناب سیدہ نے میراث کا دعوی کیا تہا اوسوقت خلیفہ
اول کہدیتے کہ یہہ وقف ہے اور حدیث نحن معاشر سے تو یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ ملوک نبوی تہا بعد جسکے جانیکے صدقہ ہوا مصرع بہ بین تفاوت رہ
از کجاست تا بکجا غرضکہ آپنے آیہ قرآن مجید کو غلط لکہا اسی مقام
سے حافظ ہونیکو دیکہا چاہئی مناعت کیجیگا الحق مرزا صاحب ہوتے بہرکیف
اب ہم اس آیہ شریفہ کو معہ اوسکی تفسیر کے جلالین سے لکھتی ہین وما
افاء الله ردّ الله على رسوله منهم فما اوجفتم اسرعتم یا مسلمین
عليه من خيل ولا ركاب اى دقة سوافيه شقة ولكن الله يسلط
رسله على من يشاء والله على كل شئ قدير فلا حق لكم فيه ويختص
به النبى ومن ذكر معه فى الاية الثانية من الاصناف الاربعة على
ما كان يقسمه من ان لكل منهم خمس الخمس وله صلى الله عليه واله
الباقى يفعل فيه ما يشاء فاعطا منه المهاجرين وثلثة من الانصار
لفقرهم ما افاء الله على رسوله من اهل القرى فلله وللرسول
لذى القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل اى يستحقه النبى
والاصناف الاربعة على ما كان يقسمه من ان لكل من الاربعة

خمس الخمس ولله الباقی بنابر تفسیر جلالین خلاصہ اسکا یہ ہے کہ جو اسطرح
کی فی ہے اوسمین حق کسی کا نہین وہ مخصوص خدا و رسولؐ و ذوی
القربےٰ و یتامی و مساکین و ابن السبیل ہے اور احادیث اہلبیت علیہم
السلام سے کہ وہ اعلم بالقرآن ہین اور خطاے محفوظ ہین یون معلوم
ہوتا ہے کہ اس آیہ مین یتامی و مساکین و ابن السبیل اہلبیت علیہم السلام
مراد ہین اور ظاہر ہی یہی ہے و الّا اختصاص کی کوئی صورت نہین اور
مجمع البحرین مین مذکور ہے کہ فدک ایک قریہ ہے قریہ ہای یہود سے مدینہ
سے دو روز کے فاصلہ پر واقع ہے اور یہہ قریہ وہ قریہ ہے کہ حق تعالی
نے ارزانی کیا اوسے اپنے رسول پر اسلیئے کہ اوسکو فتح کیا رسولخداؐ و علی
مرتضیٰؑ نے اور کوی شریک اسکی فتح مین نہ تہا پس اوسی حکم فی کا جاتا
رہا اور انفال کا نام لازم ہوا اور موئید اسکی وہ روایتین ہین کہ جو کتب
اہل سنت مین مذکور ہین معجم البلدان یاقوت حموی شافعی مین روضۃ
الصفا و معارج النبوۃ ملا معین مین و مقصد اقصی مین کہ یہہ سب کتابین
اہل سنت کی ہین مذکور ہے کہ فدک وہ فی ہے کہ لشکر کشی اوسپر نہ ہوئی تہی
اور وہ مخصوص جناب رسالتمآبؐ تہا حضرت جبریل یہہ آیہ لیکر نازل ہوے
وآت ذا القربیٰ حقہ یعنی حق عزیز و نکا دیجیی رسولخداؐ نے پوچہا میرے
عزیز کون ہین اور حق اونکا کیا ہے جبرئیل نے کہا فاطمہؑ ہین حوائط فدک
کو اونہین دیجیی اور جو کچھ حق خدا و رسول ہے فدک مین وہ بہی دیجیی
پیغمبر خداؐ نے فاطمہؑ کو بلایا اور ہبہ کا وثیقہ لکہدیا اور اوسی وثیقہ کو ہبہ

جناب رسالتمآب کے جناب فاطمہ پیش خلیفہ اوّل لائین تہین انتہی اور سیوطی
نے درمنثور مین اسی آیت کی تفسیر مین کہا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی
رسولخدا نے فاطمہ کو بلایا اور فدک اونہین عطا کیا اور شیخ علی متقی نے کنزالعمال
مین بہی باب صلۂ رحم مین ابو سعید خدری سے روایت لکہی ہے لما نزلت
وات ذا القربی حقہ قال النبی یا فاطمۃ لک فدک یعنی جسوقت نازل
ہوی یہہ آیت کہا رسولخدا نے یا فاطمہ واسطے تمہاری ہے فدک انتہی پس
اگر فدک ملک سبکی ہوتی تو رسولخدا جناب فاطمہ کو کیون دیتے اور سند ہبہ
کیون لکہتی اور اوسی سند کو جب خلیفہ اوّل نے عامل فاطمہ کو فدک سے
نکالا اور جناب سیدہ نے وہ سند دکہائی تو ابو بکر نے بہی کیون لکہی کہ
جسکو خلیفہ ثانی نے پہاڑ ڈالا چنانچہ برہان الدین حلبی شافعی نے سیرت
اپنی اور ابن جوزی نے روایت کی ہے کہ ان ابا بکر کتب لہا بفدک
فدخل علیہ عمر فقال ماھذا قال کتاب کتبتہ لفاطمۃ میراثہا
من ابیہا فقال ماذا ینفق علی المسلمین وقد حاربتک العرب
کما تری ثم اخذ الکتاب فشقہ یعنی ابی بکر نے سند فدک لکہدی عمر
آئے پوچہا کہ یہہ کیا ہے ابو بکر نے کہا کہ سند ہے کہ مینے لکہی ہے واسطے فاطمہ
کے کہ میراث اونکے ہے کہ پائی ہے اپنے باپ سے عمر نے کہا کہ مسلمانونکو
کیا دیا جاوی گا حالانکہ عرب سے لڑائی درپیش ہے جیسا کہ دیکہتے ہو
اوسکے بعد اوسکی سند کو لیکر پہاڑ ڈالا اور قطع نظر ان امور کے جو مذکور
ہوی آیا جناب سیدہ کا حق اوسمین کسیطرح کا تہا یا نہین یہہ متعلق بہ خلل

کیون کیا اگر وقف ہو نیکو بہی ہم مان لین تو منجلہ موقوف علیہم کے حضرت فاطمہ ہے تہین یا نہ تہین بجز عداوت کے اور تو کوی سبب محروم کرنیکا معلوم نہین ہوتا ہزار حیف کہ خلیفۂ اول نے دعوی جابر انصاری کو اور حسنی کہا در باب وعدہ رسولخدا بدون گواہون کے قبول کیا اور جناب سیدہ کہ معصومہ بنص آیہ تطہیر اور پارہ جگر حضرت رسول کبیر تہین نہ اونکی دعوی کو قبول کیا اور نہ اونکے لائی ہوئی گواہ مثل علی و حسنین کے مقبول ہوئے اگر پاسداری رسولخدا کے ہوتے تو درصورتیکہ فدک مال مسلمین کا ہوتا مسلمانونسے منت کہکے جناب سیدہ کو دلوا دیتی جیساکہ رسولخدا نے فدای ابو العاص کہ زینب بنت رسولخدا نے بہیجا تہا اور وہ ایک قلادہ تہا کہ مادر زینب نے زینب کو دیا تہا حضرت نے مسلمانون سے اجازت لیکر اوس فدیہ کو مسترد فرما دیا کیا دینداری یہی ہے کہ اپنی بیٹیون کو تو دس دس ہزار درہم سالانہ دیکے منافع فدک سے منتفع کیا گئے اور خلیفۂ ثالث نے تو بلا اجازت مسلمانونکے فدک کو مروان کو دیا اور کہا کہ حق رسولخدا اور اوسکے خلیفہ کا مال ہوتا ہے اب بتائی کہ وقف کہان گیا اور الذین جاؤ من بعدھم تو کیا کہ الذین حذروا بہی محروم کئے گئے نہ ذی القربی کو ملا نہ ایتام کو نہ مساکین کو نہ ابن السبیل کو حلوائی نے دو دہ سمجہکر خود ہی نوش کیا اور اپنے یارونکو بہی کہلا یا احسانات پیغمبر کو جنکی بدولت بادشاہ وقت کہلائی بالکل بہلا یا کہانتک لکہون ایکے مذہب کے علما بہت کچہہ لکہہ گئی ہین سے مرمرا باوجنی آید زروی اعتقاد حق زہرا خوردن و دین پیغمبر بردند

انصاف کیا ہے اس مقام پر ابن ابی الحدید معتزلی نے کہ وہ کہتے ہیں
کہ اگر خلیفہ اول قول جناب سیدہؑ کو در بارہ فدک مان لیتے تو پھر بابت
خلافت میں بھی قول اوس معصومہ کا ماننا پڑتا فقط

سوال اگر خطاب فانکحوا عام ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی چار سے زیادہ کرنیکی وجہہ بیان فرمائی اور خاص ہے تو خطاب
یوصیکم اللہ بھی خاص ہی ہوگا اور اس صورت مین حضرت فاطمہ
نے دعوی میراث کیون کیا اور اگر آیہ یا ایہا النبی سے تخصیص
فانکحوا کرتے ہو تو اول تو بعد تاخیر نزول آیہ یا ایہا النبی یہہ بات
متصور ہی اور السی معلوم ایسی دوسری تخصیص بلکہ اسکی بھی زیادہ تو بوسیلہ
احل لکم ما وراء ذلکم سبکی لئے متصور ہے

جواب اول تو تخصیص عمومات قران مجید کے منحصر قران مجید ہی
مین نہین اور دوسرے یہہ کچہہ ضرور نہین کہ اگر ایک آیت کی تخصیص
ہووی تو دوسری آیت کے بھی تخصیص ہووے بہت سے عموم قران
مجید ہین کہ تمام خلق اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسمین
برابر ہین مثل اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین
واذا طلقتموا النساء وغیر ذلک من الاحکام تیسری یہہ کہ اجتہاد
بمقابلہ نص جائز نہین اور تصریح فخر رازی سے تفسیر کبیر مین یہہ معلوم
ہوتا ہے کہ رای اکثر مجتہدین اہلسنت تخصیص یوصیکم اللہ ہے اور چوتھی
یہہ کہ اجماع کرنا مخالفت پر حکم اہلبیت طاہرین علیہم السلام کے قابل سماعت

نہین ہے اسلئے کہ اہلبیت طاہرین علیہم السلام بمفاد آیہ کریمہ فاسئلوا
اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون و بمضمون آیہ شریفہ و ما یعلم
تاویله الا الله والراسخون فی العلم کے اہل ذکر والراسخون فی
العلم ہین و بمضمون صدق مشحون حدیث نبوی صلعم متفق علیہ بین الفریقین
مثل اهل بیتی کسفینة نوح من رکبها نجی و من تخلف عنها
غرق وہوی باعث نجات خلق ہین پس خلق خدا ماموراونکی اطاعت
پرہے اور ناراضی جناب سیدہ ع ابوبکرسے ثابت ہے بروایت صحیح بخاری
کہ آپ کے نزدیک مرتبہ اوسکا بعد کتاب باری ہے فغضبت فاطمة
ولم تتکلم حتی ماتت وانها اوصت ان تدفن سترا لیلا لئلا
یحضر جنازتها من غصب حقها وارثها یعنی جناب سیدہ غضبناک
ہوئین اور کلام نکیا ابی بکر سے تادم مرگ اور وصیت کی کہ دفن کیجائین
پوشیدہ شب کو تاکہ جنازہ پر نہ آئین وہ جسنے غصب کیا حق کو اوس جناب کے
اور ارث کو پانچوین یہہ کہ بجز ابوبکر کے اور کسی نے یہہ روایت نحن
معاشر الانبیاء الخ کی نقل نہین کی حالانکہ کذب اس روایت کا ظاہر
ہے اون آیتونسے جس سے وارث ہونا پیغمبرونکا ثابت ہوتا ہے جیسا کہ اوپر
ہمنے ثابت کیا ہے علاوہ اسکی ناواقف ہونا ابوبکر کا معنی قرآنی اوپر بیان
ہوچکا سب بیان پر عدم واقفیت اونکے محاورات عرب سے توشیح شرح
صحیح بخاری مین ہے اوسمین لکھا ہے قال النبی صلی الله علیه وآله انت
اخی نوحا لما اذا الا السنظم فسح بیده علی عرباض الخ یعنی رسولخدا نے

بیان فرمایا کہ میری بہائی نوح کو جب سقطم نے اذیت پہونچائی تو اُنہون
نے عرباض پر ہاتھ پہیرا اوس سے سمسم پیدا ہوئی ابوبکر نے عرض کی یا
حضرت سقطم اور عرباض اور سمسم کیا چیز ہی آپ نے فرمایا کہ سقطم ذبابہ
ہے اور عرباض ورذ ہے اور سمسم عشنم ہے ابوبکر نے عرض کی کہ ذبابہ اور ورذ
اور عشنم کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا ذبابہ قرنب ہے اور ورذ خیطل ہے اور
عشنم ضیون ہے ابوبکر نے عرض کی یا حضرت مجہی طاقت سمجہنی کی نہین
آپ اسکو بیان فرمائی آپ نے فرمایا سقطم اور ذبابہ اور قرنب جوہا ہے
اور عرباض اور ورذ اور خیطل شیر ہے اور سمسم اور عشنم اور ضیون بلّی ہے
اب ملاحظہ فرمائیے کہ جو شخص عارف بلغات عرب نہو وہ کیونکر ارشاد نبوی
کو سمجہ سکتا ہے قرآن شناسی تو اوپر بیان ہوئی حدیث شناسی کا یہہ حال
اور اگر روایت نحن معاشر الخ کو مان بہی لیوین تو کہا لسنی معلوم ہوا کہ
ما ترکناہ صدقۃ متعلق بہ نورث نہین ہے یعنی جو چیز کہ ہم از روے
صدقہ کے چہوڑ جاتے ہین وہ میراث نہین ہوتے واذا جاء الاحتمال
بطل الاستدلال اور اسیوجہ سے شیخ عبد الحق دہلوی نے شرح مشکوۃ
مین کہا ہے مشکل ترین قضایا قضیہ فاطمہ زہرا است زیرا کہ اگر گوئیم کہ
او جاہل بود باین سنت یعنی حدیثی کہ ابوبکر نقل کردہ [illegible]
واگر التزام کنیم کہ شاید اتفاق نیفتاد اورا سماع این حدیث [illegible]
مشکل میشود کہ بعد از استماع از ابی بکر وشہادت سایر صحابہ برآن [illegible]
نگردد و در غضب آمد واگر غضب او پیش از سماع حدیث بود چرا بعد ازان گفت

از غضب تا آنکه استمداد کشید و تا زنده بود مهاجرت کرد انتہی فقط

سوال ۲۱ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کافر تہے تو حضرت علیؑ نے دختر مطہرہ حضرت ام کلثوم کا نکاح اونسے کیون کیا اور نہ تہے تو با وجود اسلام تبرا کی کیا وجہ فقط

جواب ۲۱ نکاح عمر کا شیعون کے نزدیک تو کہان ثابت ہونے لگا سنیون کی کتابون سے بہی ثابت نہین ہوتا صاحب عمدۃ المطالب فی نسب آل ابی طالب کہ جو آپکے یہانکے بڑے عالم ہین وہ لکہتے ہین کہ شوہر جناب ام کلثوم محمد بن جعفر طیار تہے اور صواعق مین لکہا ہے کہ عمر نے درخواست تزویج حضرت ام کلثوم کیا جناب امیر علیہ السلام سے پس حضرت نے عذر صغر سن کا کیا اور فرمایا کہ یہہ میرے بہائی جعفر کے فرزند کیلئے منسوب ہے پس نکاح عمر کا کہانسے ہوا ثبت العرش ثم انقش اگر زیادہ تفصیل اگر آپکو مطلوب ہو تو رسالہ بہت النیران کو جو مطبع لعریہ مین چہپا ہے اوسکو ملاحظہ کیجئے اور تبرا کے وجہ یہہ پیروی خدا اور رسول ہے

سوال ۲۲ تبرا کی کوئی کلام اللہ یا حدیث متواتر مین سند ہی یا نہین اگر ہے تو پیش کیجئے نہین تو ایسی وسوسہ اندازونکی جہوٹی سچی باتون پر اون قطعی نفوس کو جو مثل روز روشن حرمت اور کبیرہ ہونے سب و شتم کے کسی کو برا کہنا ثواب کیون جانتے ہو فقط

جواب ۲۲ ان علیک لعنتی الی یوم الدین الخ لعنۃ اللہ علی الکاذبین لعنۃ اللہ علی الظالمین : ۲ ولٰئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون

الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ
قرانجیدین موجود ہے لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامۃ ارشادِ
رسولخدا ہے جو ملل ونحل شہرستانی مین مذکور ہے بخاری نے کتاب
الادب وسیوطی نے تفسیر درمنثور مین روایت کی ہے کہ ایک روز حذیفہ اور
ابو بکر خدمت حضرت رسولخدا مین حاضر ہوے حضرت نے فرمایا کہ شرک تم مین
مخفی ہے مثل حرکت مورچہ کی ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ شرک وہ ہے کہ ہم
عبادت مین غیر خدا کو شریک کرین حضرت نے فرمایا کہ تیری مان تجھ پا
روئی شرک مخفی ہے تم مین مورچہ کی حرکت سے فقط اب فرمائے کہ اگر
ہم انکو کچھ مطابق اس روایت کے کہتے ہین تو آپ خفا ہوتے ہین نہین کہتے
تو مخالفت رسول ہوتے ہے مناسب ہے کہ اس حال مین اطاعت رسول
کی آپ بھی کرینگے اور جسکو مشرک اور کلمات سب حضرت نے فرمایا ہوگا
اوسکی حق مین آپ بھی وہ سب عمل مین لائیگا حیات الحیوان مین لکھا ہے
کہ جب کہ اسامہ کے ساتھ ابو بکر گئے تو لوگون نے کہا کہ اسامہ کو اور
ہمراہیان اسامہ کو پھیرئے ابو بکر نے کہا نہین قسم ہے خدا کی اگر کسی ازواج
رسول خدا کے پاؤن کو کہینچ لیجائینگے جب بھی مین اوس لشکر کو نہ پھیرونگا
جسکو رسولخدا نے بھیجا ہو اب فرمائی کہ اس سے زیادہ سب وشتم اور
کیا ہوگا اور پھر اوسی کتاب مین مذکور ہے ذکر منطق الطیر مین القبرۃ
تقول اللّٰہم العن مبغض محمد وآل محمد سنی چنڈول کہتا ہے خداوندا
لعنت کر تو دشمنان محمد وآل محمد پر تعجب ہے کہ حیوانات تک تو اون پہ

لعنت کرتے ہین اور انسان مجبور کئے جاتے ہین شرح مقاصد مین لکہا ہے
کہ جو اصحابون کے درمیان مین محاربات و منازعات واقع ہوے اور
کتب تواریخ مین مذکور ہین اور زبانہای معتدین پر مشہور ہین وہ دلالت
کرتی ہین اس بات پر کہ بعض صحابہ راہ حق سے پہر گئے اور حد ظلم و فسق
کو پہونچ گئے اور باعث اسکا کینہ اور عناد اور بغض و حسد و طلب ملک و
ریاست تہا اسواسطی کہ ہر اصحاب معصوم نہین مگر ہمارے عالمون نے
بسبب اسکے کہ وہ اصحاب رسول اللہ ہے اونکی ساتہہ گمان نیک کرنا
چاہئے تاولین اونکے افعال اور اقوال کہ کئی ہین اور جو کچہہ ظلم ہوا
اہلبیت پیغمبر پر وہ ظاہر ہے کہ اوسکے پوشیدہ کرنیکی مجال نہین اور گواہی
دیتی ہین اوسکے ساتہہ حیوانات اور نباتات اور روتے ہین اون مصیبتون
پر اہل اسمان و زمین اور شق ہوتے ہین پہاڑ اور پتہر اور بداعمالے اون
ظالمون کے جب تک دنیا باقی ہے باقی رہیگے فلعنۃ اللہ علی من باشر
و رضی او سعی ولعذاب الاخرۃ اشد وابقی انتہی یعنی لعنت خدا ہو
اوس شخص پر کہ جسنے اس ظلم کو کیا یا راضی ہوا اور سیر یا کوشش کی اوسمین اور
ہر آئینہ عذاب آخرت کا شدید تر اور باقی تر ہے فقط

سوال ۲۱ اگر تقیہ فرض یا مستحب یا مباح تہا تو حضرت سید الشہدا نے کیون
نہ کیا اور اس تہوڑے جماعت سے کہ دشمن سے عشر عشیر بہی نہ تہے کیون
مظلومون کو قتل کرایا اور اونکا بار اپنے گردن پر لیا اور نہ تہا تو حضرت
امام حسن نے باوجود فوج کثیر کے کیون صلح کی اور جہاد نکیا اور دین کو

برباد کیا اگر عذر علم انجام ہے اور دلیل اوسکی یہہ ہے کہ اگر امام تہے تو کیا حضرت امام حسینؑ کو علم انجام نہ تہا یا اوسوقت امام نہ تہے فقط

جواب تحفہ اثنا عشریہ مین شاہ عبد العزیز نے اپنے باپ کا نام نہین لکہا اور نہ اپنے دادا کا بلکہ اپنا باپ اور دادا غیرون کو بنایا دادی اور نانی کا بہے کچہ پاس نہ کیا کہ لوگ کیا کہینگے معلوم نہین کہ یہہ تقیہ فرض تہا یا مستحب تہا یا مباح اور یہہ اوسی تحفہ مین لکہتے ہین کہ شیعون کے نزدیک ہر امام کیواسطے ایک صحیفہ ہوتا ہے کہ وہ موافق اپنے صحیفہ کے اپنے وقت مین عمل مین لاتا ہے پس ہم ہر اس صورت مین محل اعتراض کا کیا رہا جو حکم خدا اوس صحیفہ مین واسطے حضرت کے تہا اوس بموجب جناب امام حسن مجتبیٰ و حضرت سید الشہدا علیہما التحیۃ و الثنا عمل مین لائے خلاصہ یہہ ہے کہ حال صلح جناب امام حسنؑ و جہاد جناب امام حسینؑ مثل صلح و جہاد حضرت سید الانام صلوات اللہ علیہ و آلہ الکرام ہے جیسا کہ عہد جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین حدیبیہ مین بسبب قلت انصار مومنین و کثرت اصحاب فارین بطابہ دین کی سستی ہوئی اوسیطرح امام حسن علیہ السلام کے عہد مین اصحاب وفادار اسقدر نہتی کہ جہاد کیواسطے کافی ہوتے چنانچہ کتاب حلیۃ الاولیا مین حافظ ابو نعیم نے کہ اہل سنت سے ہے بروایت عبد اللہ ابن جبیر اس امر کو لکہا ہے اور کوئی امداد دہندہ نہی حضرت سے نہتا بلکہ وہ لوگ چاہتے تہے کہ حضرت کو گرفتار کرکے معاویہ کے حوالہ کرین اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے واسطے سیکڑون بلکہ ہزارہا ان نامہ نجانب کوفیان بے وفا موکد بعہود و شوق

وایمان مغلظہ پر آئے کہ ہم واسطی بیعت نکے حاضر ہین جلد تشریف لائی
اور جب حضرت مسلم سفیر اور وکیل آپکے تشریف لیگئے تو اٹھارہ ہزار نے
اور بروایتی پچیس ہزار نے بیعت بہی کی اور ظاہر ہے کہ جب سفیر یا امام
کو سامان جہاد اور اظہار حق میسر ہوتا ہے تو جہاد اونپر واجب ہو جاتا ہے
اور اگرچہ بعلم امامت آپکو معلوم تہا کہ انجام کار شہادت ہے لیکن بظاہر تو
اس قدر چاپلوسی وہ غدار کرتے تہے اور امام حسین ع سے تو اسقدر چاپلوسی
بہی نکی تہی اور آثار بیوفائی بہی ظاہر تہے کہ سجادہ تک بہی حال نماز مین
اوس جناب سے چہین لیگئی اور مخالفت امر ظاہر ہے کہ محض علم پر ایسے
مقام پر نہین ہوسکتے خداوند عالم انجام ابلیس و فرعون وغیرہ ظالمین سے
بخوبی واقف تہا مگر تا وقت ظہور خطا اپنی کرم سے محروم نہین رکہا بلکہ بعد
ظہور خطا بہی حجت کو اپنی تمام کرتا رہا اوسیطرح حضرت کو بہی علم اونکے
بیوفائی کا تہا مگر بدون ظہور بیوفائی اگر توقف جا نہین فرماتے تو اون
لوگون کی کہنی کو ہو جاتا کہ ہم بیعت کیواسطے حاضر تہی اور ہماری ہدایت
نہ فرمائی اور جب آپ تشریف لیگئے تو درپے جان اور طالب خون عثمان
ہوئے اور کہنی لگے کہ جسطرح عثمان پیاسا مارا گیا اوسی طرح ہم تمہین
بہی مارینگے اور جب مدینہ مین خبر قتل حضرت پہونچی تو کہتی تہے کہ واعیۃ
بواعیۃ عثمان یعنی یہہ آواز گریہ و بکا مثل آواز گریہ و بکا اوس دن کی ہے جس دن
عثمان مارا گیا اور بلاذری جو آپکا بڑا عالم ہے وہ لکہتا ہے کہ بعد شہادت
جناب سید الشہدا عبد اللہ ابن عمر نے یزید کو لکہا کہ مصیبت عظیم حادث

حادث ہوی بسبب قتل امام حسین کے یزید نے جواب مین لکہا عبداللہ ابن
عمر کو کہ ای احمق ہم مکافات نفیس مین اور فرش لطیف مین باطمینان
بسیر کرتے ہین بسبب شہادت اوس جناب کے اگر حق ہمارا ہے تو ہمین
پہونچا اور اگر حق اونکا تہا تو جو نہنی کیا اوس طریقہ کو پہلے تمہارے باپ
نے جاری کیا ہے اور یزید نے سر مبارک حضرت کو دیکہہ کر کہا تہا لیت
اشیاخی ببدر شہدوا یعنی کاشکے میری بزرگوار جو بدر مین مارے گئے
وہ دیکہتے آپکے سر مبارک کو پہر اس صورت مین مقام تقیہ کیا باقی رہا
تہا اصلی کہ خواہ مخواہ اونکو قتل کرنا حضرت کا منظور تہا علاوہ اسکی شہادت
مین آپکی بہت سے مصلحتین تہین کہ ظاہر ہوئین قبل اسکی ہزارون کفار داخل
نار ہوتے اور شقاوت و کفر باطن بنی امیہ کا آشکار ہوا اور شقاوت وکفر
عمر سعد و شمر ذی الجوشن کا کہ اہل سنت کے نزدیک ثقہ و تابعی اور راوی انکے
محدثین سے ہین ظاہر ہوا اور استیعاب مین عجیب بات لکہی ہے کہ انکے راوی
شیطان ہی معاذ اللہ من ذلک پہر اس صورت مین آپکے یہانکی روایتین
جو کہ باعث اعتراض افعال معصومین ہوتے ہین اوسکا راوی ہو نہو
شیطان ہے فقط

سوال ۳۲ اماموںکو علم ماکان و مایکون ہوتا ہے تو اس آیت کے اور سوا
اسکے اور ایسی ہی آیتونکے کیا معنی ہوتے ہین قل لا یعلم من فی السموٰت
والارض الغیب الا اللہ اور اگر نہین تو پہر اس عقیدہ کی کیا وجہ ہے
اور کلینی او رتینون کا کیا جواب ہے فقط

جواب ۲۴ بیشک انبیا اور ائمہ علیہ السلام کو بالقا و اعلام حق تعالی علم ماکان و مایکون حاصل ہوتا ہے اور اسمین ضافات ساتہہ کسی آیت کے معلوم نہین ہوستے ہے

سوال ۲۵ اماموں کی موت اونکے اختیار مین سے ہے اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ و لا یستقدمون اور نہین تو اس عقیدہ فاسد کے کیا جواب ہی

جواب ۲۵ اگر اختیار سے کے معنی یہہ ہین کہ ایمہ علیہم السلام موت کو اپنی پسند کرتے ہین تو اس مین کچہہ شک نہین کہ ائمہ علیہم السلام ملاقات خدا کو اور سرائے جاودانی کو اس زفانی پر اختیار کرتے ہین اور اگر بمعنی ارادہ و قدرت کے ہے تو بنابر مذہب شیعون کے یہہ درست نہین البتہ اس عقیدہ فاسدہ کو اہل سنت ثابت کرتے ہین چنانچہ تفسیر کبیر مین منقول ہے کہ جب ملک الموت حضرت موسی کے قبض روح کی واسطے آئے تو حضرت موسیٰ نے غصہ مین آکر ایسا طمانچہ مارا کہ ملک الموت کی آنکہہ جاتی رہی ملک الموت نے حق تعالے کی درگاہ مین جاکر شکایت کی کہ خداوندا تونے مجہے عجیب بندہ کی پاس بہیجا کہ موت کو نہین چاہتا ہے اور قاضی عیاض نے کہ علمای عظام اہلسنت مین سے ہے اونہون نے بہی کہا ہے کہ یہہ روایت صحیح ہے اب دیکہیے اپنے مذہب فاسد کی باتونکو کہ کئی وجہہ سے تماشا گاہ ہے اول تو یہہ کہ حضرت عزرائیل کا پہرنا بی مقصود خلاف عادت اونکے ہوا دوسری یہہ کہ وقت اجل مین تاخیر ہوئی اور مخالف اذا جاء اجلہم الخ عمل مین آیا تیسرے ملک الموت کو یقین تہا کہ روح موسی و غیر موسی کی تو میری ہی ہاتہہ مین ہے

پہر کون خوف اونکو لاحق ہوا تہا کہ ایک ہی طمانچہ سے بدون قبض روح
کے واپس آئی اور خدا سے فریاد کرنے لگی آپ تو کلام ہے سا تقیہ مین انبیا
اور ائمہ علیہم السلام کے یہان تو آپ نے تقیہ ملک الموت کا ثابت کر دیا
چوتہی یہہ کہ حضرت موسیٰ نے اگر اسقدر ملاقات خدا کو برا جانا کہ فرستادہ
خدا کو بدون تعمیل حکم کے پہیر دیا اور آنکہون کو اونکی اندہی کر دیا تو یہہ امر
شان پیغمبران اولوالعزم سے بعید ہے پیغمبر تو ہزار جان سے مشتاق حق تعالی
کے رہا کرتے ہین پانچوین یہہ کہ بیچارہ ملک الموت تو بفرمان خدا آئی ہوئے
ایسا کیا قصور ہوا کہ سزا یاب ہوئی اور اگر کوئی کینہ پیشتر سے تہا تو اوسکو
بیان فرمائیے پیغمبرون کا مرتبہ تو بڑا ہوتا ہے ایک ایک ادنی کیہا سے آپکی
کتابون مین اختیار موت اور حیات کا ثابت کیا ہی فتوحات مکی مین لکہا ہے
ہوا ہے کہ کسی بادشاہ کی لڑکی بیمار ہوئی تہی شیخ محی الدین عربی کو اطلاع ہوئی
پہنچے اوسکو دیکہہ کر شیخ نے کہا کہ اسکا تدارک جلد کر ڈالا تہہ سی جاتی
رہیگی بادشاہ نے کہا جو حکم ہو ہم بجا لائین شیخ نے کہا اسکی دیت کامل دیکر اسکو
مول لیلو بمجرد اسکی جان کنی موقوف ہو گئی اور دختر بادشاہ نے آنکہہ کہولکر
شیخ پر سلام کیا شیخ نے کہا کہ خوف نکرو لیکن اتنی بات ہے کہ ملک الموت بعد انکی
پہرتے نہین ہین لیکن اپنا حق ہمسے مانگینگے اور جب تک ایک جان نہ لینگے
پہر نجائینگے نہین میری ایک دختر ہے کہ مین اوسکو تمہپر فدا کرتا ہون بعد اسکے
ملک الموت سے کہا کہ تم بغیر جان لیئے جاتے نہین ہو میری لڑکی حاضر ہے آؤ
لیجاؤ کہ مینی دختر بادشاہ کو ہفتالی سے مول لے لیا ہے بعد اوسکے شیخ اپنی بیٹی

پاس شل بلاہی ناگہانی آئی اور بیٹی سے کہا کہ مجھی اپنی جان بخشید و
بیٹی نے اونکی کہا کہ میری جان حاضر ہے اوسیوقت ملک الموت سے اونہون
نے کہا کہ اوسکی جان لی لو وہ فوراً آگئی دیکہی اسمین کسقدر اختیارات
حاصل ہین آگے تو حضرات اہل سنت نے درجہ امامت ہی کو غصب کیا تہا
اب عالم بالا پر بہی ہاتہہ پہونچا کر چاہتی ہین کہ منصب موت وحیات کو بہی
حق تعالی سے چہین لین معاذ اللہ اپنی تئین انہون نے مشتری اور خدا کو
بایع قرار دیا حالانکہ حق تعالی فرماتا ہے ان اللہ اشتری من المومنین
انفسہم یعنی بتحقیق کہ اللہ نے مول لیا ہی مومنین سے نفسون کو اونکی
اور یہان یہہ دعوی کرتے ہین خدا سے مول لینی کا معاذ اللہ بندۂ ضعیف
تو مالک ہوا ور مالک عالم زمرۂ دست فروشون مین محسوب کیا جاوی خدا
کلام اللہ کو بہ نظر تامل دیکہا کبہی جہان یہہ آیت ہے اذا جاء اجلہم
الخ وہان یہہ ہی ہے یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب
بہلا اگر اسی نہ دیکہئے تو گلستان تو دیکہئے کہ مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی
کیا فرماتی ہین ؎ گرچہ کس بی اجل نخواہد مرد ✽ تو مرو در دہان اژدرہا ✽
سوال ۲۴ متعہ اگر جائز ہی تو آیت الا علی ازواجہم او ما ملکت
ایمانہم کی نفی لفسہ ہوتا ہے کیونکہ متعہ کی عورات باتفاق شیعہ نہ منجملہ
ازواج ہے اور نہ منجملہ ما ملکت ایمانہم اور اگر جائز نہو تو یہہ فضائل
کیونکر حاصل ہو سکتی ہین اور اگر تفسیر خبر سے استدلال کرتے ہو تو وہ حدیث
متواتر نہین جو ناسخ کلام اللہ ہو دوسرے وہ حکم منسوخ ہوچکا نہین تو

اسکی تو کمہی نہین کہ احتمال ہی بہرحال تمہاری پاس کیا دلیل ہی کہ
وہ حکم باقی ہے احتمال یہہ بہی تو ہے کہ اس آیت کا حکم چون کانون
ہو فقط برای چندی بوجہ ضرورت رخصت ہوگئی ہو علاوہ برین
آیہ والمحصنات من النساء کو بوجہ علت منسوخ نہین کرسکتی کیونکہ
بزعم شیعہ فما استمتعتم بہ منہن فاتوھن اجورھن فریضۃ
اوس آیہ پر متفرع ہے اور یہی آیت دستاویز متعہ ہے مگر ہم پوچہتی ہین کہ
عدت والی عورت محصنات مین داخل ہے یا نہین اگر داخل ہی تو
یہہ فی نفسہ جیسی احصان کہی بروجہ بقای نکاح کے تو کہہ نہین سکتی کیونکہ
نکاح ایک امر اضافی وجود ناکحین پر موقوفی ہوگی تو بوجہ محافظت نسبت
ہوی لکن اس صورت مین محصنین غیر مسافحین کے معنی لینی سے احصان
ملحوظ رہیگا پہر آپہی فرمایئی متعہ مین یہہ بات کہان ہے اگر ہوتی یہان بہی
عدت ہوتی اگر معتدہ داخل محصنات نہین تو فرمایئی کسوجہ سے اوسکا
نکاح ممنوع ہے حالانکہ پہر ارشاد موجود ہے احل لکم ما وراء
ذلکم اس صورت مین یون بہی نہین کہہ سکتی کہ معتدہ محصنات مین تو
داخل نہین تو آیہ والذین یتوفون منکم سے اسکی حرمت ثابت ہے
چنانچہ اہل علم پر ظاہر ہے جواب معقول عنایت ہو ورنہ حرمت متعہ کا
اقرار کیجئی فقط

جواب ۲۶ متعہ تو پیغمبر خدا کے عہد مین باتفاق فریقین جائز تہا صحیح بخاری
و تفسیر کبیر و تفسیر نیشاپوری مین کہ کتب معتبرہ اہل سنت سے ہے عمران

ابن حصین سے منقول ہے کہ آیہ متعہ نازل ہوا قرآن مجید مین اور کبے
آیۃ العیا بعد اسکے نازل نہین ہوی کہ آیہ متعہ کو منسوخ کری اور حکم کیا متعہ
کا ہمکو رسولخدا نے اور متعہ کیا ہمنی اوسوقت کہ ہمراہ رسولخدا کے تھے اور
ہمکو منع نہین فرمایا بعد اسکی ایک شخص نے اپنی رای سے جو چاہا سو کہا
اور صحیح مسلم مین خلیفہ زادہ عبداللہ ابن عمر سے منقول ہے کہ ہم متعہ کرتی تھے
ایک مشت خرما اور آٹے پر مدت تک زمانہ رسولخدا مین اور عہد ابی بکر مین
یہانتک کہ منع کیا عمر نے مقدمہ مین عمرو ابن حریث کے اور صحیح ترمذی مین عبد
اللہ ابن عمر سے منقول ہے کہ ایک شامی نے سوال کیا متعہ سے عبداللہ
ابن عمر نے کہا وہ حلال ہے شامی نے کہا کہ تمہارے باپ نے متعہ سی منع
کیا ہے عبداللہ ابن عمر نے کہا کہ اگر میری باپ منع کرین متعہ سے اور کیا
اوسکو رسولخدا نی تو ہم سنت رسولخدا کو چھوڑکر پیروی اپنے باپ کے
کیون کرنے لگے اور طبری نے خود عمر سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہین کہ تین
چیزین عہد رسولخدا مین تھین ایک متعہ حج اور دوسرا متعہ عورتون کا اور
تیسری حی علی خیر العمل اذان مین اور تینون امرون سے مین منع کیا اور تاریخ
الخلفا سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ پہلی جسنی منع کیا متعہ سے وہ عمر تھے پس حضرت
کی عہد سے ابوبکر کے عہد تک بلکہ عہد عمر تک تا وقت ممانعت عمر کے متعہ کا جواز
ثابت ہوتا ہے پھر منسوخ کسوقت ہوئی اور اسوقت تک کاہی مین داخل تھے
محصنات مین تھی یا نہ تھی یا ملکیت مین داخل تھی یا ازواج مین اور لکن احتمال
النسخ پس اگر ایسا ہی ہے تو تارک الصلوٰۃ بھی کہہ سکتی ہین کہ شاید آیہ صلوٰۃ منسوخ ہو

ذوزر الیقین لائے ول الا بالیقین کو بھی ھیانہین لائی اور قاعدہ استصحاب پر بھی نظر
کیجئی اور آپ نی شیعونکی کتابون کا مطالعہ نہین کیا صرف آپکی بنا توہمات
باطلہ و مفتریات جاطلہ پر ہے شیعونکے نزدیک متمتع بہا ازواج مین داخل ہے
اور مدت عدت اوسکی واسطی معین ہے قران مجید مین نکاح تین قسمون
پر سورۃ النسا مین مذکور ہوا قسم اول نکاح وایمی زن آزاد کے ساتھہ
شروع سورہ مین بیان ہوا اور اوسیکے ضمن مین حکم کنیز و نکاکہ جو بدون
نکاح کے خدمت مین آوین ذکر کیا گیا ہے چنانچہ قول حق تعالی وان
خفتم سے لیکر ھنیئا مریئا تک اسپر دال ہے قسم دوم نکاح منقطع ہے
زن آزاد اور کنیز کے ساتھہ کہ وہ بھی بعد اسکے کہ توابع اور ملحقات نکاح
بیان ہوچکی اسی سورۂ شریفہ مین مذکور ہوا قال اللہ تعالی واحل لکم
ما وراء ذلکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین فما استمتعتم
بہ منھن فاتوھن اجورھن فریضۃ ولا جناح علیکم فیما تراضیتم بہ
من بعد الفریضۃ ان اللہ کان علیما حکیما یعنی حلال کی گئی ہو واسطی تمہارے
منجانب خداوند عالم وہ چیز کہ سوای انکے ہے کہ جنکی حرام ہونیکا ذکر
ہوا یہہ کہ طلب کرو تم اوسے ساتھہ اموال اپنے کے درحالیکہ عقد کرنیوالے
اپنی تئین زنا سے بچانیوالی ہو یعنی اپنی مال کو اون زنان محرمہ کے سوا
جو ہین اونکے مہرون مین صرف کرو بعقد اور صرف نکرو بدون عقد کہ وہ زنا
ہوگا پس جو کہ طلب متعہ کری تم انسے ساتھہ اوسکے اون عورتون مین سے
پس دو تم اونکو مہر اونکا درحالیکہ وہ مہر فرض ہے تم پر اور کچھہ وبال اور

گناہ تم پر نہین ہے اوس چیزمین کہ آپس مین تم زن و مرد راضی ہوی ہو
ساتہہ اوسکی بعد مہر واجب کے تحقیق کہ حق تعالی دانا ہے ساتہہ تمہارے
مصلحت کے اور حکیم ہے کہ متعہ کو مباح کیا و اسوسطے منفعت تمہاری کے قسم
سوم نکاح دایمی ہے کنیزون کے ساتہہ کہ بعد اسکے سورہ موصوفہ مین حق تعالے
نی ذکر فرمایا ومن لم یستطع منکم طولا سے لیکر واللہ غفور رحیم
تک پس یہہ آیت جو مستفتی نے سورہ مومنین سے لکہی ہے اوسمین ازدواج
تینون قسم کے مقصود ہین خواہ حرہ منکوحہ ہو بہ نکاح دایم اور خواہ حرہ ہو
یا کنیز کہ منکوحہ ہو بہ نکاح منقطع یعنی متعہ اور خواہ کنیز ہو کہ منکوحہ ہو بہ نکاح دایم
اگرچہ نکاح کنیزون دایمی ہو یا منقطع اجازت مالک کی درکار ہے اور اگر
یہی آپ کے فہم کا مال ہے تو فرمائی کہ جو بچہ زنا سے پیدا ہوا اگر نجات مین داخل
ہی تو ترکہ سے کیون محروم ہوتے ہے اور اگر نہین ہے تو حرمت نکاح
اوسکے ساتہہ اوس شخص کا جسکے نطفہ سے وہ پیدا ہوی ہے کہانسی
ثابت کیجیئی گا فقط

سوال ۲ منکوحۃ الاب یا ام ولد الولد سے متعہ جائز ہے یا نہین اگر نہین ہے
تو کیا دلیل ہے آیہ ولا تنکحوا ما نکح اباءکم سے تو ممانعت فقط نکاح کی
ثابت ہوتے ہے اور اگر جائز ہو تو نکاح مین کیا نقصان تہا فقط

جواب ۲ جگہ متمتع بہا منکوحہ بہ نکاح منقطعہ ہے تو لا تنکحوا کے تحت مین
داخل ہو جاویگی لکن ممانعت نکاح دایمی ساتہہ ام ولد الولد کے جس آیت
سے آپ ثابت کرینگی اوسے آیت سے ہم ممانعت متعہ کی ہی اوسکے ساتہہ ثابت

کرینگی آپ تو یہان ہمسی جو ازمتعہ کو پوچھتی ہین مگر اپنے کتاب کو آپ ملاحظہ فرمایئے فی الہدایۃ من تزوج امرأۃ لا یحل لہ نکاحہا بان کانت من ذوی محارمہ بنسبہ کامہ او بنتہ فوطاہا المحیب علیہ الحد عند ابی حنیفہ و سفیان الثوری وزفر وان قال علمت انہا علی حرام یعنی جو شخص کہ عقد کری کسی عورت سے کہ اوسکے ساتھہ نکاح کرنا حلال نہو اسطریق سے کہ وہ عورت محرم اوسکے براہ نسب مثل مان و بیٹی کے ہووے اور اوسکے ساتھہ ہم بستر ہووی تو اوسپر حد واجب نہوگی نزدیک ابو حنیفہ اور سفیان ثوری اور زفر کے اگرچہ کہی وہ شخص کہ مجکو علم تہا کہ وہ مجہپر حرام ہے فقط

سوال ۲۶ لواطت زنا جو مذہب شیعہ کے موافق جائز ہے اور دین نبی میں بیہہ جایز ہوتی ہے یا نہین یا یہہ پاکبازی اور سنت قوم لوط خاص مذہب شیعہ ہی کے لئے رکھی تہی فقط

جواب ۲۶ یہہ بدعت تو آپ کے یہان جاری ہے شیعہ تو اسے اقبح جانتے ہین اور آپ لوگ تو اپنی منتہای عمر تک اسے افلح سمجہتے ہین فتاوے قاضی خان مین مذکور ہے اذا اولج رجل رجلا فعلیہ القضا و الغسل انزل او لم ینزل و لا کفارۃ فیہ لانہ بمنزلۃ الجماع فیما دون الفرج یعنی جسوقت لواطہ کری کوی شخص مردکی ساتہہ تو اوسپر قضا روزہ و غسل دونو لازم ہین انزال ہوا ہو یا نہوا ہوا اور کوئی کفارہ اوسپر نہین ہے اسواسطیکہ بمنزلہ جماع کے ہے غیر فرج مین اور کتاب

رحمۃ للامۃ میں ہے لو استاجر امراۃ لیزنی بہا ففعل بہا وجب علیہ الحد بالاتفاق الا ما حکی عن ابی حنیفہ انہ قال لاحد علیہ یعنی اگر کوی خرچی دیوی کسی عورت کو واسطے زنا کرنیکے پس زنا کری تو اوسپہ حد واجب ہوگی باتفاق جمیع مذاہب مگر ابو حنیفہ کے نزدیک کہ وہ کہتے ہین کہ اوسپر حد نہیں و فی الھدایۃ وان زنی الصبیّ و المجنون بامراۃ طاوعتہ فلا حدّ علیہ ولا علیہا یعنی ہدایہ میں ہے کہ اگر زنا کرے لڑکا نابالغ یا مجنون کسی عورت کے ساتھہ کہ وہ عورت رضامند ہو وی پس نہ حد اوس زانی پر ہے اور نہ زانیہ پر و فی فتاوی قاضی خان قال ابو حنیفۃ الوطی فی الدبر لا یفسد الحج یعنی فتاوی قاضی خان میں ہے کہ ابو حنیفہ کہتے مین کہ وطی فی الدبر سے حج باطل نہیں ہوتا بلکہ درست ہو جاتا ہے فقط اب یہہ فرمائے کہ ایسے افعال شنیعہ کس کے مذہب مین جائز ہین اور یہہ پاکبازے وسنت قوم لوط مخصوص بمذہب اہل سنت ہوی یا اور کسی مذہب کے اور یہہ خرابی بد کسیون کے عمل کے کسکے نامہ عمل مین تا قیامت لکھی گئی فقط

سوال ۲۹ ہے لواطہ کی جواز کے کیا دلیل ہے اگر لفظ فاتی شئتم پر اعتماد ہے تو اوس سے تو تعمیم مقام ثابت نہیں ہوتی وقت معہود پر زوجہ کی نزدو پشت اپنی طرف کھینچنے کی اجازت نکلتی ہے با انیہہ جبکہ نساؤکم حرث لکم سے صاف یہہ ثابت ہے کہ عورتین اولاد کی کھیتی مین پھر آپ ہی فرمائے کہ بچہ دبر زن سے نکل سکتا ہے یا نہیں اگر کوی حصر کرامت زنان مذہب شیعہ

مین ہو تو مطلع فرمائے فقط

جواب ۲۹ یہ تو قاضی خان سے دریافت کیجیی اور انی شئتم کی لفظ
پر اعتماد اور رحم و بر زن مین سے نکلنے کا استبعاد اسکو اپنے روایات سے
دفع کیجیے شیخ جلال الدین سیوطی تفسیر درمنثور مین کہتے ہین واخرج اسحاق
ابن راھویہ فی مسندہ والبخاری وابن جریر عن نافع قال قرأ
ذات یوم نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قال ابن عمر
اتدری فیما نزلت ھذہ الایۃ قلت لا قال نزلت فی اتیان
النساء فی ادبارھن یعنی روایت کی ہے اسحاق بن راھویہ نے اپنے
مسند مین اور بخاری اور ابن جریر نے نافع سے کہا اونہون نے کہ مین
ایک دن یہہ آیت پڑہی تہی ابن عمر نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ ایت کس
مقدمہ مین نازل ہوی ہی کہا نہین اونہون نے کہا کہ نازل ہوی ہے بیچ مقدمہ
وطی فی ادبار النساء کے اور تفسیر کبیر مین دو وجہون سے اسنے جایز لکہاہی
کہاہے کہ وجہ اول یہہ ہے کہ حق تعالی نے اس آیت مین عورت کو کہیتی
فرمایا ہے مقام معین کو کہیتی نہین فرمایا اور اوسکے بعد فرمایا کہ فاتوا
حرثکم انی شئتم پس مراد اوس سے یہہ ہوگی کہ اپنی عورتون کے پاس آؤ
جس موضع سے چاہو دوسری وجہہ یہہ ہے کہ کلمہ انی موضوع ہے مکان
کے واسطے پس معنی اس آیت کے یہہ ہونگے کہ جس موضع سے چاہو تم بستر
ہو جیسا کہ کوی شخص کہے کہ جہان چاہو وہان بیٹہو تو اوس مقام سے اختیار
ہے مواضع کا اور اس سے اختیار اوضاع جلوس کا نہین نکلتا کہ جس وضع

سی چاہو بیٹھو پس واضح ہو کہ مردونکو اختیار حاصل ہے اور اگر مراد یہہ
ہو وی کہ چاہو دو کی طرف سے آؤ یا پشت کے طرف سے آؤ تو حق تعالی
یون فرماتا کہ اذھبوا الیہ کیف شئتم جبکہ لفظ کیف اس آیت مین
مذکور نہین ہے بلکہ انّی ہے پس ثابت ہوا کہ اختیار موضع مین ہے اور
عموم الاّ علی ازواجھم اور ماملکت ایمانھم بہی موئّد اسی
قول کا ہے اور روایات واحادیث کہ شان نزول اس آیہ مین کتب
معتبرہ اہل سنّت مین مانند صحاح ستہ و دیگر کتب معتدہ کے منقول ہین
وہ بہی موئید مین قول بجواز وطی فی الدبر کے انتہی آپ کو جو کچہہ پوچہنا
ہو امام سے اپنے آپ پوچہہ لیجئے اور حال کرامت زنان شیعہ کا جو
آپنے استفسار فرمایا تو اونہین کرامتین کہان ہان کرامتین اپنے یہان
کے عورتونکی سنئی کتاب رحمۃ للامۃ مین لکہا ہے قال ابوحنیفہ لو
تزوج وھو بالمشرق وھی فی المغرب واتت بولد لستۃ اشھر
من العقد کان الولد لصاحبہ وانکان بینھما مسافۃ لایمکن ان
یلتقی اصلا لوجود العقد وھکذا فی التفسیر الکبیر یعنی ابوحنیفہ
کہتی ہین کہ اگر کوئی شخص عقد کری کہ وہ شخص مشرق مین ہو اور وہ عورت
مغرب مین اور بعد عقد کے چہہ مہینی کی بعد اوس عورت کے لڑکا پیدا ہو
تو وہ لڑکا اوسی شخص کا ہے اگرچہ زن و مرد مین ایسا فاصلہ ہو کہ ملاقات
اون دونون مین کبہی ممکن نہووی واسطی وجود عقد کے اور اسیطرح
تفسیر کبیر مین بہی ہے اور فتاوای کافوریہ مین ہے رجل غاب عن امرأتہ

عشر سنین فتزوجت باخر وکانت المراة تلد کل سنة فالاولاد للزوج الاول عند ابی حنیفة وعلیه الفتوی وکذا فی رحمة للامه وخزانة الروایات وغیرھا یعنی فتاوای کافوریہ مین ہے کہ ایک شخص غایب رہا اپنی زوجہ کے پاس سے دس برس تک اوسکی زوجہ نے دوسرے سے عقد کرلیا اور اوس عورت کے ہر سال لڑکا پیدا ہوتا تہا پس جتنے اولاد ہیے وے شوہر اول کی ہوگے نزدیک ابوحنیفہ کے اور اسی پر فتوی ہے اور ایسا ہی رحمۃ للامہ وخزانۃ الروایات مین ہے لکہا ہے وفی رحمۃ للامۃ قال ابوحنیفۃ اذا عقد علیہا بحضرۃ الحاکم ثم طلقها عقیب العقد فاتت لستۃ اشہر الحق بہ وان لم یکن هناك امکان وطی وانما یعتبر بہ ان تاتی لستۃ اشہر فقط لا اکثر منہا ولا اقل یعنی رحمۃ للامۃ مین ہے کہ جب کوی شخص بحضور حاکم عقد کرے اوسکے بعد طلاق دیوی اوس عورت کو بعد عقد کے پس چہہ مہینے کے بعد اولاد پیدا ہووے تو وہ اولاد اوسی شوہر سے ملحق ہوگے اگرچہ ہم بستر ممکن نہووی اعتبار فقط اس بات کا ہی کہ چہہ مہینے کے بعد پیدا ہووے نہ زیادہ نہ کم فقط اب اون کرامات کو ملاحظہ فرمایئی اور اپنے امور کو دوسرو کی طرف نسبت نہ کیجیی فقط

سوال ۳ باندیون کی فرجونکو عاریت دینا جو علامہ حلی کی کتاب ارشاد مین موجود ہے اسکی کیا دلیل ہے پہر ایۃ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم کی مخالفت کا کیا جواب فقط

جواب ۲۳ فہم کا آپکے قصور ہے لفظ عاریت تو اوس کتاب مین ہرگز نہین ہے البتہ موافق قول کرخی کے کہ تلامذہ معتبرین ابو حنیفہ سے ہے نکاح بلفظ عاریت ہوتا ہے
فی شرح الکنز ولا ینعقد بلفظ الاجارۃ والاعارۃ فی الصحیح خلافاً
للکرخی شرح کنز الدقایق مین ہے کہ نہین صحیح ہوتا ہے عقد بلفظ اجارۃ و عاریت
بنابر مذہب صحیح کے مگر مخالفت کی ہے اسکی کرخی نے اور بنظر اسکے کہ اہل سنت
مال رسولخدا کو عاریت خدا جانتے ہین تو جواری رسولخدا کہ حضرت کے تصرفات
مین آئین وہ بھی عاریت خدا ہونگی اور اسیطرح عاریت فروج بنابر مذہب
اہل سنت کے البتہ لازم آتی ہے اور ما ملکت ایمانھم عام ہے ملک
مین اور ملک منفعت سے کنز الدقایق فان جو آپ کے مذہب کے کتاب معتبر ہے
اوسمین تو ہے الملک تشتمل علی العین والمنفعة والتحلیل تملیك
المنفعة ولذلك قال او ما ملکت ایمانھم ویؤیدہ روایات
الاصحاب المتظافرۃ وحینئذ نقول ملك المنفعة عام من ان یکون
تابعا للملك الاصل او متفرد ا یعنی ملک شامل ہے ملک عین کو و ملک منفعت
کو اور تحلیل مالک گردانا ہے منفعت کا اور اسی واسطے فرمایا حق تعالی نے او
ما ملکت ایمانھم اور موید ہین اسکی روایات اصحاب جو متواتر ہین اور
اوسوقت مین کہین گے ہم کہ ملک منفعت عام ہے اسی کہ وہ تابع ہو واسطے
ملک اصل کے یا منفرد ہو یعنی اصل کا مالک ہے یہ خود اسی جہت سے نفع کا بھی
مالک ہوا یا مالک اصل کا نہین ہے فقط نفع کا مالک ہے انتہی اور فتاوی
حمادیہ مین بھی ہے دو قسمین کی ہین اور شرح طحاوی مین ہے قال الشیخ الامام

التمليك على ضربين تمليك منفعة وتمليك عين وكل وجه على وجهين اما ان يكون ببدل او بغير بدل فتمليك العين ببدل هو البيع وتمليك العين بغير بدل الهبة والصدقة والوصية وما اشبه ذلك واما تمليك المنفعة ببدل فهي الاجارة واما تمليك المنفعة بغير بدل هي العارية يعنی کہا ہے شیخ امام نے کہ تملیک یعنی مالک گردانا دو قسموں پر ہے ایک مالک کرنا منفعت کا اور دوسری مالک کرنا عین کا یعنی اصل کا جس سے وہ نفع حاصل ہوتا ہے اور ہر صورت دو طرح پر ہے یا تو یہہ کہ بعوض کسی چیز کے ہو یا بدون عوض کے ہو پس اگر اصل کا مالک کیا ہے بعوض کسی چیز کے تو وہ بیع ہے اور اگر اصل کا مالک کیا ہے بدون عوض کے تو وہ ہبہ ہے اور صدقہ ہے اور وصیت ہے اور جو چیز مشابہ اسکے ہو اور لیکن مالک کرنا منفعت کا بعوض وہ اجارہ ہے اور مالک کرنا منفعت کا بغیر عوض وہ عاریت ہے اب صاحبان انصاف دیکھین کہ عاریت فروج کو کون جائز رکھتا ہے اور نسبت کرنا اسکے طرف امامیہ کے خطا ہے فقط

سوال ۳۱ موا ظبت سے ثبوت نسب کی وجہہ تعلیم فرمائین تو بڑی عنایت ہو

جواب ۳۱ یہہ تو ابو حنیفہ سے پوچھی کہ وہ لواطہ سے نہ حج کو فاسد جانتی ہین اور نہ کفارہ کو حال صوم مین لازم جانتی ہین اور سب سے زیادہ آپکو مشکل ہوگے بیان وجہہ ثبوت نسب اون عورتون کے اولاد کے جو اپنے شوہرون سے ہم بستر نہین ہوئین مگر یہہ کہی کہ اونکی شوہرون نے

نفقات کی بری نطفہ کا منی آدٹر کیا ہو اور زنان اہل خوارج نی اوسے اپنی کیسہ
مین امانت رکھہ لیا ہو مگر خیانت اونکی بہ نسبت شوہر ثانی کے ثابت ہوگی کہ وہ بیچارہ
مثل صدا اسلا کے کشاکش بیحد مین گرفتار رہا اور کوئی نتیجہ حاصل نہوا اور غم و غصہ
اول تہی باقی رہی فقط

سوال آیہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ دیدار خداوندی پر
شاہد ہے اور لفظ الی کو معنی نعمت لینا جو تیونسے کان کاٹنا ہے کیونکہ اول
ناظرۃ فرمایا اوس سے صاف ثابت ہوگیا کہ نعمای خداوندی کے استعمال
تک کی نوبت آگئی اوسکی پہر نعمتون کے دیکہنے کی کیا حاجت تہی جو یہہ
ترقی معکوس الیسی کلام مجز نظام مین آتی باانیہمہ آیہ کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون
کا کیا جواب دوگے اور آیہ لا تدرکہ الابصار پر نظر ہے تو وہ سالبہ جزئیہ
ہے باانیہمہ سلب ادراک پر دلالت کرتا ہے نفی رویت پر دلالت نہین
کرتا علی ہذا القیاس لن ترانی عدم قابلیت ابصار دنیوی حضرت موسیٰ
ثابت ہوتی ہے عدم دیدار ثابت نہین ہوتا ہان اگر لن ارائی بصیغہ
متکلم مجہول ہوتا تو خیال بجا تہا اور اگر رویت اور ابصار کے لئے خواہ مخواہ
تقابل کی ضرورت ہے اور اسوجہ سے تامل ہے تو اول تو خدا کی بصیر ہونے
کے لئے بہا لسنی تقابل لاوگے وہین سے اوسکی دیدار کی لئی بہی ہی اگر ضرورت
ہوگی تو ابصار کے لئے خدا کو بہی ہوگے کیونکہ تقابل تو طرفین سے ہوتا ہے
باانیہمہ سامنی کا مکان سامنے کی جہت جسطرح بی جہت اور بی مکان
سامنے ہی ایسیہی خدا کے لئے ہو تو کیا عجب ہے پہر کلام اللہ کی تکذیب

کیون کیجاتی ہے فقط

جواب آپ اصلاح قران مجید مین آپ کا کام ہی نا ضرہ اول ضاد سے ہے
وسکو آپ ظا سے سمجھے یہہ تو فہم کا حال اوسکے اوپر دعوی تصنیف کا مخالفت
خدا و رسول مین توجو تیون سے لوگون کے چہرے بگڑ گئے ناک تک کا نشان
معلوم ہوتا تہا کان کو کون پوچہی اپنی کتا بونکو تو دیکہئے کہ مخالفت
رسول کا کیا صلہ ہوتا ہے ترقی معکوس نہین ہے مگر ترقی معکوس یہہ آئی
ہے کہ ربیع الابرار مین زمخشری نے باب سادس وسبعین مین لکہا ہے
کہ انزل اللہ فی الخمر ثلث ایات یسئلونك عن الخمر والمیسر
فکان المسلمون بین تارك وشارب الی ان شربها رجل و
دخل فی الصلوۃ فهجر فنزلت یا ایها الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ
وانتم سکاری فشربها من شربها من المسلمین حتی شربها امرأ
ان قال فبلغ ذلك رسول اللہ صلعم فخرج مغضبا یجر رداءه فرفع شیئا
کان فی یده لیضربه فقال اعوذ باللہ من غضب رسوله فنزل
انما یرید الشیطان یعنی حق تعالی نے نازل کین شراب کے بارہ مین تین
آیتین ایک تو یسئلونك عن الخمر والمیسر الخ پس کچہہ مسلمانون نے
ترک کیا اور کچہہ لوگ پیتے رہے یہانتک کہ ایک شخص نے پیکر نماز پڑہی
اور ہذیان بکنی لگا پس نازل ہوئی دوسری آیت یا ایہا الذین
امنوا لا تقربوا الصلوۃ الخ اسکے بعد بہی شراب پی جسکو پینا تہا مسلمانون
مین سے یہانتک کہ شراب پی عمر نے پس یہہ خبر پہونچی رسول خدا صلعم کو پس ۰۰

حضرت عضبناک برآمد ہوی کہ ردای مبارک خاک پر گہسٹتی تہی پس جو
چیز آپ کے ہاتہہ مین تہی اوسکو آپ نے اوٹہایا تاکہ مارین عمر کو پس عمر نے
کہا کہ پناہ مانگتا ہون مین سانہہ خدا کے غضب سے اوسکی رسول کے پس
یہہ تیسری آیت انما یرید الشیطان الخ نازل ہوئی چنانچہ ایک ظریف نے
کہ مرجع وضیع و شریف مین اس مقام پر خطاب کرکے طرف حضرت عمر بن
الخطاب کے یہہ شعر فرمایا ہے ؎ ای منصف دوران تو نگہہ کن قران ؛ حال
تو و مرتضی نباشد یکسان ؛ در شان وی انما یرید الله ست ؛ در حق تو انما
یرید الشیطان ؛ اور کلا انهم عن ربهم الخ بحذف مضاف ہے ای رحمۃ ربہم
جیساکہ واسال القریۃ کا حال ہے چنانچہ حسن و قتادہ کہتی ہین کہ اسکے
معنی ہین ممنوعون عن رحمۃ ربهم یعنی منع کئے جاوینگے رحمت پروردگار
سے اور ابی مسلم سے منقول ہے محرومون عن ثوابہ قضیۃ عجیبۃ
جو لاتدرکہ الابصار مین آپ نے پیدا کیا ہے تو وہ سلب عموم پر دال
نہین بلکہ عموم سلب کا مفید ہے اور اختصاص فی حال دون حال کا اثبات
چاہیئے ولم یثبت آیہ وما الله یرید ظلما للعباد وما علی المحسنین
من سبیل مین جمع محلی باللام پر نفی وارد ہے اور وہ مفید عموم ہے در
حقیقت نفی مین بہی اور اثبات مین بہی بلا خلاف ہان اختلاف اس مین
ہے کہ لفظ کل پر جو نفی وارد ہو تو آیا وہ مفید عموم ہے یا نہین مگر قران
مجید مین تو وہ بہی دال عموم پر ہے و الله لا یحب کل مختال فخور
قران مجید مین موجود ہی اور اس سے عموم مقصود ہے علامہ قوشجی شرح تجرید

مین کہتی ہین کہ ادراک کے دو معنی ہین ایک ایسی وجہ پر کہ احاطہ بجوانب مرئی ہووے اور دوسرے ادراک بجارحہ مخصوصہ اور وہ دونو صفت نقص ہین لکن اول پس ظاہر ہے اور دوسرے پس اسلئے کہ ادراک بجارحہ مخصوصہ بدون مقابلہ کے ممکن نہین تعجب ہے کہ قوت مدرکہ آپ کی درست نہین اوسمین سے ایک باصرہ بہی ہے نظرت الی الہلال فلم ادرہ محاورہ عرب ہے سبحان اللہ اب آپ خدا کی بہی برابری کرنے لگے وہ تو جسمیت سے بری ہے اوسکو حاجت حواس کی کیا ہے وہ خالق حواس ہے آپ اپنی فرمائیے کہ قاذورات اوہام فاسدہ مین مبتلا ہین بصیر کے وہان معنی تو عالم بالمبصرات کے ہین یعنی جو چیز تمہارے دیکہنے مین بواسطہ قوت باصرہ آتی ہے اوسکا علم اوسکو بدون قوت باصرہ آتا ہے اور علم خدا عین ذات ہے اور سامنی کی مکان کی مثال جو آپ نے دی پس اگر مثل مکان کے ہے تو اس سے لازم آویگا کہ حق تعالی محل حوادث ہووی اور منقسم ہووے اسلئے کہ جسم بتمامہ اپنی مکان مین در آتا ہے پس جائز نہین کہ منقسم نہووے اور حق تعالی ان سب سی بری ہے اور اگر مثل جہت کے ہے تو احتیاج محل کی ہوویگی اسواسطی کہ جہت تو نام طرف امتداد کا ہے اور حق تعالی پر یہہ بہی جائز نہیں ہے علاوہ اسکے آگی کی جہت مین ادراک حاسہ بصر ضرور ہے اور وہ موقوف ہی عدم قرب مفرط و عدم بعد مفرط پر اور قرب اور بعد صفات جسمیت سے سامنے کی جہت اور مکان کی مثال تو ٹہیک نہوی اسواسطے کہ جہت اور مکان کو

آپ دیکھہ نہین سکتے مگر جبکہ آپ اوسکے منشار انتزاع کو دیکھتی ہین ایسا تعجب ہے کہ روح آپکے بدن مین موجود ہے اور بجہت اسکی کہ وہ ممکنات مین سے ہے آپکو اوس سے ایک مناسبت بہی ہے اور زندگے آپکی اوسے جہت سے ہے اور ہر وقت موجود رہتی ہے مگر دیکھنا اوسکا آپکو ممکن نہین ہوتا اگر رویت خدا ممکن ہوتی تو یہ ونفی فرماتا وہ تو معروف ہے اور لن ارانی جو آپ نے فرمایا وہ صیغہ مجہول کا ہے وہان مجہول کا کیا کام خلاصہ یہہ کہ نظر کے تین معنی ہین رویت انتظار گردش حدقہ چشم واسطے رویت کے اور رویت مین آٹھہ چیزین شرط ہین اول بینائی دوسری تقابل درمیان دیکھنی والی کے اور اوس چیز کے کہ جسکو دیکھا چاہتا ہی یا مقابلہ اوس چیز کا جو حکم مین اوسکے ہو مثل آئینہ کے تیسرے زیادہ نزدیک نہ ہونا چوتھی بہت دور نہ ہونا پانچوین یہہ کہ کوی چیز حایل نہووی درمیان مین اون دونون کے چہٹی یہ کہ وہ شفاف نہ ہو مثل ہوا کے ساتوین یہہ کہ قصد دیکھنی کا بہی ہووی آٹھوین یہہ کہ تاریکی نہو اور وجود ان شروط کا مستلزم جسمیت و مکانیت ہے اور حق تعالی اس سے بری ہے اور رویت اوسکی ممکن نہین ضعیف ہونا ادلہ عقلیہ اہلسنت کا رویت حق تعالی کی اونہین کے علما کے قول سے ظاہر ہے فخر رازی امام سنیان کہتی ہین کہ دلایل عقلیہ اسمقام مین قوی نہین ہین علامہ قوشجی دعوی اجماع کا کرتے ہین اسبات پر کہ رویت حقیقیہ تو حق تعالی کے نہین ہوسکتے مگر انکشاف تام علمی کا منکر کوی نہین باقی رہی دلایل نقلیہ اہل سنت

وہ مستلزم جسمیت حق تعالی ہین در منثور مین تفسیر یوم یکشف عن
ساق ویدعون الی السجود مین لکھاہے مسند ابن راہویہ اور طبرانی
و دار قطنی وغیرہ سے بہ تصحیح حاکم کے روایت طولانی ہین کہ حق تعالی محشر
مین مسلمانون سی پوچھیگا کہ ہر شخص اپنی معبود کی پیچھے گیا تم کس فکر مین ہو
مسلمان عرض کرینگے کہ ابہی ہمنی اپنے معبود کو نہین دیکہا حق تعالی کہیگا
کہ اگر تم اپنی خدا کو دیکہو تو پہچانو گے وہ کہین گے کہ ہان ہماری پاس
نشانی ہے اوس سے شناخت کرلیوینگے حق تعالی پوچھیگا وہ کیا علامت
ہے جواب مین کہین گے کہ وہ علامت کہولنا ساق کا ہے پس حق تعالی
اپنی ساق نورانی کہولیگا اوسوقت سب سجدہ کرینگی یہانتک کہ جب
سب دروازہ بہشت پر پہونچین گے تو خداوند عالم اونکی رضامندی
دریافت کریگا اوسوقت وہ لوگ خدا سے کہین گے کہ آپ نے ہمسے تمسخر و
استہزا کیا ہین اوسوقت خدا اسقدر ہنسی گا کہ ہاتہ اور دانت آخر خدا
کی دکہلائی دینگی اب یہہ مقام زیادہ تر قابل خندہ دندان نمائے کہ جو چیزین
کہ رویت کے واسطی ضروری نہ تہی وہ بہی خدا کے لئے ثابت کرنے لگے بہرکیف
جتنی دلیل ہائے اہلسنت کے رویت حق تعالی پر ہین اون سب سے جسمیت
حق تعالی نکلتی ہے اور قایل ہونا جسمیت حق تعالی کا کفر ہے اور اگر الی کو
بمعنی نعمت آپ کے غلط ہی لیوین تو ناظرہ کے معنی منتظر ثواب پروردگار ہونیگی مین
تفسیر در منثور مین دیکہنا چاہئے فناظرۃ بم یرجع المرسلون مین بمعنی منتظرہ کے
اور معنی درست نہین ہوسکتی ہین اب بعضی یہہ گمان جو کرتے ہین کہ ناظرہ کا تعدیہ

جب الی کے ساتھہ ہوگا تو وہ بمعنی انتظار نہین ہوتا اس گمان کو قول
فخر رازی امام سنیان تفسیر کبیر مین باطل کرتا ہی قال وتحقیق المقام
فیه ان معنی قولهم فی الانتظار نظرته بغیر صلة انما ذلك
فی الانتظار لمجی الانسان بنفسه واذا کان منتظر الرفدته و
معونته فقد قال نظرته الیه یعنی تحقیق مقام یہہ ہے کہ وہ لوگ جو
کہتی ہین کہ نظرته انتظار کے معنو مین بدون صلہ کے ہوتا ہے یعنی بدون
درمیان مین انی الی کے ہوتا ہی وہ اس مقام پر ہے جبکہ انسان اپنے
نفس کا آپ انتظار کرے اور اگر رفیقون کا اور یارونکا اپنے انتظار کرے
تو الی کے ساتھہ بولتا ہے فقط

سوال آیه وعد الله الذین امنوا منکم مین خلافت کا وعدہ ہے
پورا ہونا تو اوسکا ضرور ہے کیونکہ خدا کا وعدہ ہے اور ادہر دیکھی
مین تو خلیفہ موصوف باوصاف مندرجہ آیہ مسطورہ سوای چار اور
کوئی نہین ہوا خاص کر لیبدلنهم من بعد خوفهم امنا سی تو
روشن ہے ہوگیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کفار سے پہلی
خلافت کی کبہی خوف ہی نہین ہوا اور اگر خاص حضرت علی کو مراد
لیجئے تو مخالفت مدلول الذین امنوا ہی اسلئے کہ اوس سے جمعیت ثابت
ہوتی ہے نہ وحدت اور امام زمان کو مراد لیجئے تو وہ منکم کی مخالف ہے
اسلئے کہ اسکی موافق تو اون خلیفون کا صحابی ہونا ہی ضرور ہے ورنہ
منہ لفظ بیکار ہوگا اوس سے لغو لازم آئی گا اس صورت مین کیا

وجہ ہے کہ اونکو خلیفہ راست نہین سمجھتی

جواب بیشک وعدہ خدا پورا ہونا چاہئی اور اس آیت مین صفات متعددہ مذکور ہوے ایک تو ایمان دوسرا عمل صالح اور وعدہ ہوا خدا کا کہ جن لوگونمین یہہ صفات پائی گئی ہووینگے اونکو اوسطرح خلیفہ کریگا جیسا کہ خلیفہ کیا تہا اون لوگون کو جو قبل انکے گذری اور ہر آئنہ خدا اقتدار کریگا اون لوگون کو اوس دین پر جو پسندیدہ خدا ہی اور بدل دیگا بعد خوف کے اونکو امن سے دیکہئی کہ یہہ صفات آپکے ثلاثہ مین کہان ہین سوا اسکے کہ ایمان ساتہہ جلانی قران و خانہ رسالت کے جمع نہین ہوتا اور خود رسولخدا آپ نی بہی تصریح فرمادی تہی کہ نہین معلوم تم لوگ بعد میری کیا کیا دین مین ایجادین کروگی موافق روایت صحیح بخاری و موطا کے جسکو ہم اوپر ثابت کر چکی ہین اور دوسری بروایت عبد اللہ بن ہشام منقول ہے کہ عمر بن الخطاب نی کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہ یا رسول اللہ آپکو مین سب سے سوا چاہتا ہون مگر اپنی جان سے حضرت نی ارشاد کیا کہ ہرگز ایماندار وہ شخص نہین ہے کہ جو مجہی اپنی جان سے زیادہ عزیز نہ سمجہی اوس وقت عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکو اپنی جانسی بہی زیادہ عزیز رکہتا ہون حضرت نی فرمایا کہ اب اس کلمہ کو کہتی ہو ای عمر یہہ در منثور مین مذکور ہے کیا عملوا الصالحات سی یہی مقصود ہے کہ مالک ابن نویرہ و سعد بن عبادہ و ابو ذر غفاری سے صحابہ عدول مقبول رسول مقبول کو قتل کرواوین اور انواع اذیت دیوین علاوہ اسکی خلافت تو آپکی ثلاثہ

کی تعین خلق ہوی ہے اور خلیفہ جو سابق مین گذری مثل آدم و داود
اونکو خدا نے خلیفہ کیا تھا اور ضرور ہے کہ اس مقام پر بھی خلیفہ من
جانب اللہ مراد ہووی اور ظاہر ہے کہ آپکی تینون خلیفہ من جانب اللہ
نہ تھی اور ابھی تک روز وفات رسولخدا صلعم سے اوس دین پر کہ جو پسندیدہ
خدا ہے قدرت حاصل نہین ہوی اسواسطی کہ ہزار ہا یہود و نصاری
و ارباب ملل مختلفہ موجود ہین پس مراد اس سے جناب امیر علیہ السلام
اور اونکی اولاد اطہار ہی کہ تعین حق تعالی یہہ سب کے سب خلیفہ
ہین اور حق تعالی ان سب کو قادر فرماوی گا اپنی اوس دین پر
کہ جو پسندیدہ خدا ہے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کو بعد ظہور
و دیگر ائمہ علیہم السلام کو زمان رجعت مین کہ اوسوقت جتنی مضامین
اس آیت کے ہین سب صادق آوینگی اور آیہ کریمہ ونرید ان
نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلہم ائمۃ ونجعلہم
الوارثین ونمکن لہم فی الارض ونری فرعون وھامان
وجنودھما منہم ما کانوا یحذرون مین طرف اسیکی اشارہ ہے اور
یہانسی بھی پتہ امامت کا جو آپ کو نہین ملتا تھا کلام اللہ سے دیکھ لیجیے
اور فرعون وہامان اور اونکے جنود سے غاصبین حقوق آل محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ مقصود ہین اور اگر یہہ آیت مخصوص حضرت موسی ہوتی
تو حق تعالی منہم نہ فرماتا بلکہ منہ فرماتا اور آیت استخلاف مین جو لفظ ارتضی
ہی وہ اشارہ ہے طرف اوس آیت کے جسمین رضیت لکم الاسلام

دیتا ہے کہ نازل ہوئی ہے خم غدیر مین بعد خطبہ پڑہنی جناب رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے درباب خلافت حضرت امیر کبیر علیہ السلام اور سیے ارتضا
مین اشارہ خفیہ ہے طرف لفظ مرتضی کے کہ لقب مبارک اوس جناب کا ہے مسند
ابن حنبل مین منقول ہے ابن عباس سے کہ قران مین جو آیت ایسی ہے کہ اوسکے
اول مین لفظ الذین امنوا ہے علی علیہ السلام اوسکے سردار اور امیر مین
اور تحقیق کہ حق تعالی نے عتاب کیا ہے اصحاب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر
قرآن مین اور نہین ذکر کیا جناب امیر علیہ السلام کا مگر بہ نیکی وخیر اور یہہ جو
آپ نے لکھا کہ حضرت امیر معاویہ تو اونکی امارت کا حال سنئے جمع الجوامع
مین ابی عبیدہ سے منقول ہے کہ معاویہ نے خط لکھا تہا جناب امیر علیہ السلام
کو کہ اے ابو الحسن میری فضایل بہت مین اور میرا باپ سردار تہا جاہلیت مین
اور مین بادشاہ ہون اسلام مین اور ماموں ہون مومنین کا اور کاتب
وحی ہون پس فرمایا جناب امیر علیہ السلام نے کہ فضیلتون کے ساتہہ فخر
کیا چاہتا ہے مجہپر فرزند اوس عورت کا کہ جسنے کلیجہ کے ٹکڑے کہائے اوسکے بعد
ارشاد فرمایا کاتب سے اپنی کہ جواب اوسکے لکھہ ؎ محمد النبی اخی وصہری
وحمزۃ سید الشہداء عمی ؛ وجعفر الذی یمسی ویضحی یطیر مع الملئکۃ ابن امی
وبنت محمد سکنی وعرسی ؛ مسوط لحمہا بدمی ولحمی ؛ وسبطا احمد ولدای
منہا ؛ فایکم لہ سہم کسہمی ؛ سبقتکم الی الاسلام طرا
صغیرا ما بلغت اوان حلمی ؛ پس معاویہ نے کہا کہ چہپا ڈالو اس خط کو
او نہ پڑہو والا اہل شام رجوع کرینگی جناب امیر سے اور تشریف

ربیع الابرار مین لکھتی ہین کہ معاویہ بروز جمعہ خطبہ پڑہتا تہا کہ دفعۃً ریح ہمراہ آہٹ
معاویہ سے بالای منبر سرزد ہوی لوگ اس حال کو دیکہکر رنجیدہ ہوی
کہ ممبر رسولخدا پر لوگون کے سامنی اسطریق کی بی ادبی کی اوسوقت
معاویہ نے خطبہ مین یہہ الفاظ پڑہای الحمد للّٰہ الذی خلق ابدانا
واسکنہا ارواحنا وجعل فیہا ریاحا وجعل خروجہا للنفس راحۃ
فربما اختلجت فی خیر اوانہا وانفلتت فی غیر وقتہا فلا جناح علی
جاز منہ ذلك والسلام یعنی شکر اوس خدا کا کہ جسنی ہماری بدنون کو
پیدا کیا اور اون بدنون مین روحین ڈالین اور اوسمین ریحین بہرین
اور نکلنا اون ریحون کا واسطی نفس کے راحت مقرر کیا پس بعض اوقات
وہ ریحین بی وقت نکل جاتی ہین پس خطا وار نہین وہ شخص کہ جس سے
صادر ہوا اوسوقت صعصعہ بن سوحان اوٹہکہری ہوی اور کہا صدقت
یا معاویہ ان اللّٰہ خلق ابدانا الی ان قال جعل خروجہا للنفس
راحۃ ولکن جعل ارسالہا فی الکنیف سنۃ وعلی المنبر بدعۃ
یعنی سچ کہتی ہو ای معاویہ تحقیق کہ حق تعالی نے بدنون کو پیدا کیا اور اوسمین
ریحین بہرین اور گردانا نکلنی کو اوس ریح کے واسطی نفس کے راحت مگر
نکلنا اون ریحون کا جای ضرور مین سنت ہے اور منبر کے اوپر بدعت
ہے اوسکی بعد کہا ای اہلشام اوٹہو کہ تمہارے امیر کا وضو ٹوٹ گیا اور
نہ تمہاری نماز ہے نہ انکی نماز ہے یہہ کہکر مسجد سی اوٹہکر چلی گئی اور یہہ
جو اپنی کہا کہ اگر آمنوا سے مراد فقط جناب امیر علیہ السلام کو لیجئی تو

لفظ امنوا کہ صیغہ جمع ہے کیونکر شخص واحد پر صادق آویگی پس اگر چہ امنوا سے یہان مقصود مین جمیع ایمہ علیہم السلام لیکن آپ فرمائیے کہ وہ حدیث جو آپکے بیان منقول ہوئی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انا مدینۃ العلم وابو بکر سقفہا وعمر حیطانہا وعلی بابہا اسمین لفظ حیطان جمع ہے اور عمر شخص واحد پس یہان کیونکر صیغہ جمع شخص واحد پر صادق آئیگا اور یہہ جو آپنے کہا ہے کہ اگر امام زمان کو مراد لیجئے تو متکلم کے مخالف ہے اسکی کہ اسکی سوافق تو اون خلیفون کا صحابی ہونا ضرور ہے تو اوسی آیہ کریمہ یعنی یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم الخ تین سے مرتدین کا صحابی ہونا ضرور رہی ہوگا اور لازم آویگا کہ صحابہ مرتد ہودین اور مخالف ہوگا اوس قول کے کہ جو آپ کہتے ہین کہ جملہ صحابہ عدول ہین اور یہی چاہئے آیہ یا ایہا الذین امنوا اذا طلقتم النساء کہ بصیغہ جمع وارد ہوا ہے اس سے طلاق دینا مخصوص ہو جاوی ساتھہ صحابہ حاضرین کے اور اونکے سوا جو ہودین اونکی واسطے حکم جواز طلاق باقی نرہے حالانکہ یہہ خلاف شریعت اسلام ہے فقط

سوال آیہ یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم سے یہہ ثابت ہے کہ جو لوگ مرتدین سے جہاد کرینگے وہ اللہ کے پیارے اور بڑی کامل ہونگے تو سوا حضرت ابو بکر اور اونکے ہمراہیون کے اور کسی نے مرتدین سے قتال نہین کیا اور خضار کو مرتدین کہنا نہایت بیحیائی ہے کہ اونکو بدعتی کہئے مناسب ہے

کیونکہ کافر یہ نہین غرض اوس دین اور اوس نبی کے معتقدین فقط

جواب مفسرین کا اہل سنت نے اس آیہ کے شان نزول مین اختلاف کیا ہے بعضون نے مثل ثعلبی کے کہا ہے کہ یہہ آیہ نازل ہوا شان مین جناب علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اور فخر رازی اور امثال نے اوسکے بسبب شدت تعصب کے کہا ہے کہ یہہ آیہ نازل ہوا شان مین اہل یمن کے اور سند لایا ہے آپ کا امام اپنے قول پہہ اس روایت کو کہ جب یہہ آیہ نازل ہوا تو لوگون نے رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے پوچھا کہ یہہ قوم کون ہین جو مرتدین سے جہاد کرینگی آپ نے دست مبارک کو اپنے پشت سلمان پہ پھیرا اور فرمایا کہ اوس قوم سی مراد سلمان اور قوم سلمان ہے اور دوسری روایت ذکر کی ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے اشارہ کیا طرف ابی موسیٰ اشعری کے اور فرمایا کہ وہ قوم انکے قوم ہے انتہی پس اب ملاحظہ فرمائی کہ آپ کے مفسرین کے اقوال کے بنا پر تو کہین پتہ آپ کے خلفای ثلاثہ کا نہین اگر جناب امیر علیہ السلام بنا بر آپکے مفسرین کے مقصود ہین اور ہی یہی کہ اسی پہ اتفاق سنی و شیعہ دونون کا ہے اور جسپر اتفاق ہو وہی قابل عمل کے ہوتی ہے اور بر تقدیر نزول اگر اہل یمن ہی مقصود ہون تو اہل یمن نے تو جہاد کیا ہے بالخصوص جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ بیانتک کہ جناب امیر علیہ السلام نے انکی مدح کی ہے خطبہ مین اور اپنے دیوان مین اور کہین سے ثابت نہین ہے کہ اہل یمن نے مقاتلہ کیا ہو وے انکے خلفا کے ساتھہ پس اس سے

نازل ہونا آیہ کا شان جناب امیر علیہ السلام مین ثابت ہوا اور اگر حضرت
حضرت سلمان مقصود ہین تو حضرت سلمان کی تعریف عین تعریف اہلبیت
کے ہے اور ظاہر ہے کہ وہ مطیع جناب امیر علیہ السلام تھے نہ مطیع آپکے خلفا
اور اگر ابو موسی اشعری مقصود ہون تو وہ مقصود ہو نہین سکتی اسواسطے
کہ حدیث مین تو اتنا ہی ہے کہ قوم ابو موسی اشعری نے مثل حضرت سلمان
کے نہ فرمایا کہ سلمان ہین اور قوم سلمان علاوہ اسکی اس آیہ سے یہہ نہین
نکلتا کہ جو قوم پیدا ہو گی وہ اونہین مرتدین سے جہاد کری گی بلکہ آیہ سی
اتنا ہی نکلتا ہے کہ جو شخص دین سے پھر جاوے وہ خدا سے پھر جاوے حق تعالی ایک قوم
پیدا کریگا کہ وہ دوست خدا ہونگی اور راہ خدا مین جہاد کرینگی علاوہ اسکی
بقول آپ کے جو اس مسئلہ کے پہلی مسئلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ اصحاب رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ مرتد بھی ہو گئی تھے اسواسطے کہ آپ نے اول مسئلہ مین کہا ہے
کہ وعد اللہ الذین امنوا منکم سے یہہ ثابت ہے کہ جنسی وعدہ خلافت
ہوا ہے وہ صحابی بھی ہون والا لفظ منکم بیکار ہو گی پس اس مقام پر
بھی ہے کہ یاایہا الذین امنوا من یرتد منکم الخ پس اس سے مرتدین کا
صحابی ہونا ضرور ہے والا یہان بھی لفظ منکم بیکار ہوگے ذرا اپنی کتاب
مغرب ملاحظہ فرمائی اوسمین یہہ حدیث لکھی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے حق جناب امیر المومنین علیہ السلام مین کہ یہہ جہاد کرینگی ناکثین
سے اور قاسطین اور مارقین سی صاحب مغرب کہتا ہے کہ مراد ناکثین
سے وہ لوگ ہین کہ جنہون نے بیعت کو جناب امیر علیہ السلام کے توڑا اور

عایشہ کو بہرکا کر کے لیکئے بصرہ کو اونٹ پر سوار کرکے کہ نام اوس اونٹ کا
عسکر تہا اور اسیو اسطی نام اوس لڑائیکا جنگ جمل ہی اور قاسطون معاویہ
اور اتباع معاویہ ہین اسو اسطی کہ اون لوگون نے تجاوز کیا حق سے جسوقت
کہ لڑی وہ امام بحق علی بن ابی طالب علیہ السلام سے اور اوس جنگ
کا نام ہے جنگ صفین اور مارقین وہ لوگ ہین کہ خارج ہوی دین خدا
سے اور حلال جانا اونہون نے جنگ کو خلیفہ رسول خدا سے اور وہ لوگ
عبید اللہ بن وہب اور حرقوص بن زہیر بجلی کہ مشہور ہے ساتہ ذو الثدیہ
کے اور اتباع اوسکی اور اس جنگ کا نام ہے جنگ نہروان اور وہ زمین
عراق سے چار فرسخ پر واقع ہی آپ دیکہیے کہ خوارج کو مرتد کسنی کہا آپ کی عالمون
نی یا اور کسی نے معلوم نہین کہ یہہ بیجا ہی ہے یا کیہ اور انصاف سی نہ
گذرے محبت خدا اور رسول جو آپ کے خلفا کو تہی اوس محبت کا حال
تو جوابات سابقہ سے کہ جو آپ کی کتابون سے لکہی گئی ہین بخوبی واضح
ہو جاویگی بار بار ذکر کرنیکی احتیاج نہین ہے قرآن کا جلانا دلیل
محبت خدا ہے اور خانہ رسالت مین آتش افروزی کرنا اور رسول
خدا کی دفن وکفن مین شریک نہونا یہہ دلیل محبت رسول ہے جنگ گاہ مین
جہاد سے بہاگنا وہ بہی ایک دفعہ نہین مگر یہہ دلیل جہاد کرنیکی راہ خدا
مین اب کہانتک لکہین یہہ آیت تو کسی طریق سے صادق نہین آتی
ہان اپنی کتابون سے بزبانی اپنے عالمون کے صفات جناب امیر
علیہ السلام سنئے صواعق مین ہے کہ جناب امیر علیہ السلام بروز شورہ

حجت لائی اہل شورہ پر اور فرمایا کہ مین تمہین قسم دیتا ہون خدا کے
آیا کوئی تم مین مجھسے زیادہ تر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے قرابت
رکھتا ہے اور آیا کوئی شخص ہے کہ جسکو رسول خدا ﷺ نے اپنا نفس قرار دیا ہو اور
ویسکے فرزندونکو فرزند قرار دیا ہو اور اوسکی عورتون کو اپنی عورتین کہا ہو بجز میرے
سبھون نے باتفاق کہا کہ نہین کشاف مین لکہا ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و
آلہ صبح مباہلہ کو گود مین لیکر امام حسین علیہ السلام کو برآمد ہوی درحالیکہ امام
حسن علیہ السلام کی ہاتہہ پکڑی ہوی تہے اور حضرت فاطمہ علیہا السلام پیچہی
اوس جناب کے تہین اور جناب امیر علیہ السلام پیچہے تہے جناب فاطمہؑ کے اور
آپ فرماتی تہے کہ جب مین دعا کرون تو آمین کہنا پس اسقف افسر نصارے
نی کہا کہ ای گروہ نصاری مین دیکہتا ہون اون صورتون کو کہ اگر یہہ
چاہینگے خدا سے تو پہاڑ کو زمین سے ہٹا دیگا ان سے مباہلہ نکرو والا
ہلاک ہو جاؤ گے اب اسی سے فضیلتین کئی نکلین ایک تو یہہ کہ رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے اول سے دعا مین مدد چاہی دوسری عالم
نصاری نے اقرار کیا اونکی قرب ومنزلت کا پیشگاہ حق تعالی فخر رازی
فرماتی ہین کہ اہل بیت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ برابر ہین رسولخدا کے
پانچ چیزون مین ایک تو سلام مین حق تعالی نے فرمایا السلام علیک
ایہا النبی اہل بیت کے شان مین فرمایا سلام علی ال یس دوسری تشہد
نماز مین خدا ای صلوات بہیجی رسولخدا پر اور اونکی آل پر تیسری طہارت مین رسول
خدا کو فرمایا طہ ای یا طاہر اور اہلبیت کے بارہ مین فرمایا کہ ویطہرکم

فقط ٹہرا چوتھی صدقہ حرام کیا رسول خدا پر اور اونکے اہل بیت پر پانچوین محبت کے بارہ مین فرمایا حق تعالی نے رسولخدا کے فاتبعونی یحببکم اللہ اہل بیت کی محبت مین فرمایا قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی حق تعالی نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اہلبیت کو اونکے باعث امان امت گردانا ہے عذاب سے فرمایا وماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم حضرت نی فرمایا کہ جب ستارہ جاتی رہین گے تو اہل آسمان بہی جاتے رہین گے اور جب میرے اہل بیت جاتے رہینگے تو اہل زمین جاتی رہینگے یہہ صواعق محرقہ مین بہی مذکور ہے جناب امیر علیہ السلام کو جائز تہا کہ حال جنابت مین مسجد رسول خدا مین رہین چنانچہ صواعق مین اور کشاف مین یہہ حدیث مذکور ہے سعد سے کہ اونکے برابر کوی راوی معتبر اہلسنت کے یہان نہین ہے وہ کہتی ہین کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطی علی کے کہ نہین حلال ہے واسطی کسی کے کہ جنب ہووی بیچ اس مسجد کے سوای میری اور سوای تمہارے تمام اصحاب کی دروازی بند کردی گئے مسجد مین اور دروازہ فقط جناب امیر علیہ السلام کا کہلا رہا چنانچہ نسائی کہ اصحاب ستہ مین سے ہے کئی طریق سے اوسنی اس روایت کو لکہا ہے مقاتلہ اور جہاد بہی کرنا مخصوص جناب امیر علیہ السلام تہا حاکم نے اور احمد نے ابی سعید خدری سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے حضرت علی سے کہ تم مقاتلہ کروگے تاویل قرآن پر جیسا کہ مینی مقاتلہ کیا ہے تنزیل قرآن پر حضرت نے اولویت واسطی جناب امیر علیہ السلام کے ظاہر

فرمائی اور فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ صواعق محرقہ مین ہے کہ
کہ کسی نے عمر سے کہا کہ تم ایسی تعظیم کرتے ہو جناب امیر علیہ السلام کے کہ اور
اصحابون کے نہین کرتے ہو عمر نے کہا کہ یہہ میری مولا ہین پہر ابن حجر نے
لکہا ہے مقصد خامس مین صواعق سے کہ دو اعرابی لڑتے ہوی آئی عمر کے
پاس عمر نے کہا جناب امیر علیہ السلام سے کہ آپ حکم دیجئی پس حضرت نی حکم
بیان کیا پس ایک اعرابی نے کہا کہ ہماری درمیان مین انہون نے حکم
بیان کیا ہے پس عمر نے اوچہل کے اوسکی گردن پکڑی اور کہا کہ نہین
جانتا ہے تو کہ یہہ کون ہین یہہ میری مولا ہین اور مولا ہین ہر مومن کے
اور جسکی یہہ مولا نہین وہ مومن نہین انتہی اور رسولخدا نی حضرت کو اپنا
بہائی بنایا اسکو ترمذی نے لکہا ہے اپنی صحیح مین اور سیوطی نے لکہا ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوسی خدا کے جسنی مجہی پیغمبر کیا کہ یا علی تمہارے
بہائی بنانی مین جو مینے دیر کے تو مینی اپنی واسطی تمہین رکہا تہا اس سے ظاہر
ہوا کہ جسطرح سے آخر زمان مین مین پیغمبر ہوا اور شرف نبوت مجہی حاصل
ہوا حالانکہ مقدم ہون فضیلت مین سب پیغمبرون سے اسی طریق سے
تمکو سب سے اخیر اپنا بہائی بنایا اور شرف اخوت تمکو حاصل ہوا حالانکہ
تمہین فضیلت ہے سب اصحاب پر اور رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے دوستی
علی کے اپنی دوستی کہی اور دشمنی علی کے اپنی دشمنی کہی صواعق مین ہے
اور طبرانی نے ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ نے کہ جسنے علی کو دوست رکہا اوسنی مجہی دوست رکہا اور

جسنے دشمنی کے علیؑ سے اوسنے مجہسے دشمنی کی اور جسنے مجہسے دشمنی کی اوسنے
دشمنی خداسے کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت کو سردار کیا
سہولکا مواہب لدنیہ مین ہے کہ جناب امیر علیہ السلام دور سے دکہائی دیے
حضرت نے فرمایا کہ یہہ سردار ہین عرب کے عایشہ نے عرض کی کہ آپ سردار
عرب کے نہین ہین حضرت نے فرمایا کہ مین سردار عالم ہون اور علی بن ابی
طالبؑ سردار عرب کے ہین اب فرمائی کہ آپ کے خلفای ثلثہ عرب تہی یا
عجم تہی یا حیوانات مین سے تہے اگر عرب تہی تو جناب امیر علیہ السلام اونکی سردار
تہی اگر عجم تہے تو عجم پر عرب سردار ہین تو جناب امیر علیہ السلام کو سرداری دو
درجہ کی حاصل ہوئی اور اگر حیوانات مین سے تہی تو حیوانات سے اشرف ہے
انسان اور انسان اگر عجم ہے تو اوسنے اشرف ہے عرب اور عرب کی اشرف
ہین جناب امیر علیہ السلام تو اس راہ سے کئی مراتب کی سرداری جناب امیر
علیہ السلام کی واسطے ہے آپ کی خلفا پر اور یات آپکے ہم مذہبون کے

سوال ۳۵ خدا کی ذمہ عدل واجب ہے تو آیۂ لایسئل عما یفعل وہم یسئلون کا کیا جواب ہے

جواب ۳۵ سبحان اللہ چہوٹا منہہ بڑی بات سوال کرنیکی لیاقت بہی چاہیے ہی جبکہ آپکو علم اپنی مصلحتو نکا نہین ہوتا کہ اسکے کرنے مین بہتری ہوگی یا برائی اور جو کچہہ کہا نادانستہ اوسکو کہتی ہو کہ جو تقدیر مین لکہا ہوا تہا وہ ہوا چنانچہ ربیع الابرار مین زمخشری نے لکہا ہی کہ بی بی عائشہ سے کسی نے پوچہا تہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کسکو زیادہ چاہتے تہے اونہون نے کہا فاطمہ کو سایل نے کہا کہ مین عورتو مین نہین پوچہتا مردو نمین زیادہ کسکو چاہتے تہے عائشہ نے کہا

کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کو سائل نی کہا کہ پہر آپ اونسی لڑین کیون
یہہ سنکر سو نہہ ڈہانپ کر رو نی لگین اور کہا کہ جو میری تقدیر مین تہا وہ ہوا
فقط اب خیال کرنا چاہئی ہے کہ رسولخدا نی فرما ہی دیا تہا کہ لڑائی علی کی میری
لڑائی ہی ای عایشہ ڈرنا اوس دن سے کہ جسدن کتی بہونکین اور جب تشریف
لیگئین لڑنی کو تو اس حدیث کو خیال نہ کیا اور کتون نے بہی بہونک کر آگاہ
کیا لیکن یاران یار غار نے گواہی دی کہ وہ یہہ مقام نہین ہے اور وہ
گواہی جو اول اول جہوٹی اسلام مین ہوی ہے وہ یہی تہی کوی شخص
منصف مثل آپ کے موجود نہ تہا کہ ایسی فعل قبیح کا سوال کرتا پس افعال
حق تعالی تو عظیم ہین اس سے کہ کوی اوسکی مصلحت کو سمجہ سکے ایک ایک
عالم اور ایک ایک طبیب جو مسئلہ کہدیتا ہے یا نسخہ لکہہ دیتا ہے اوسمین کوئی
چون وچرا نہین کرتا اور اگر کسی نے چون وچرا کیا اور اونسی بتا یا سبب اسکا
تو چونکہ قواعد سے واقف نہین تو کچہہ بہی خیال مین نہین آتا یاد کیجئی سوال
ملائکہ کو کہ جب حضرت آدم کے خلیفہ کرنے کا حق تعالی نے اظہار کیا تو ملائکہ
نے کہا تہا کہ تو کرداینگا روی زمین پر اوس شخص کو جو فساد کریگا اور خونریزی
کریگا تو حق تعالی نے یہی فرمایا تہا کہ مین جانتا ہون اوس چیز کو کہ تم نہین
جانتی ہو اور جب خدا نے ملائکہ کا امتحان لیا اور اسما کو دریافت کیا تو
نام تک نہ بتا سکے جس مقام پر نفوس ملکی کام نکرین وہان پر عقول انسری
لکو کیا لیاقت مگر ہان جس ظرف مین جو کچہہ ہوتا ہے اوس سے ٹپک پڑتا ہے
چونکہ اپ تابعین مین سی ادنکی ہین جنہون نی ظلم کیا ثقلین پر تو آپ خدا سے

عدالت کو نفی کیا چاہتی ہین اور اوسکو بہی ظالم ٹہرایا چاہتی ہین دعوی قران خوانی کا بہت وان اللہ لیس بظلام للعبید یاد نہین کیونکر ہوسکتا ہے کہ خدا جابجا قران مجید مین اپنی بندون کو حکم بعدل فرماوے اعدلوا ہوا قرب للتقوی وآیہ وان خفتم ان لا تعدلوا فو حدہ وآیہ واشہد وا ذوی عدل منکم اوسپر شاہد ہے اور خود عدالت نکہی مصرعہ سخن شناس نئی دلبر خطا انیست

سوال بندہ اپنے افعال کا خالق ہی تو آیہ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ کا کیا جواب ہے فقط

جواب اگر بندہ خالق اپنے افعال کا نہین ہے تو آیہ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر کے کیا معنی اور اضل فرعون قومہ اور اضلہم السامری اور قول شیطان بروز آخرت جو منقول فی القران ہے لیس لی علیکم سلطان الا ان دعوتکم فاستجبتم لی فلا تلوموا نی ولوموا انفسکم کیا تاویل کیجیگا اگر آپ اتباع رحمان سے ہین تو ارشاد رب رحیم پر عمل کیجیے اور اگر متابعت شیطان منظور ہے تو قول شیطان رجیم کو تسلیم کیجیے دیکہیے اعملوا ما شئتم انہ بما تعملون علیم یعنی جو چاہو تم کرو حق تعالی تمہارے عمل کے ساتہہ عالم ہے اس سے تو اختیار بدست بندگان نکلتا ہے پہر آپ تبرا وغیرہ جو نسبت خلفا کے شیعون سے صادر ہوتا ہے اوسمین شیعون کو قصور وار کیون کہتی ہین جو مشیت خدا سے وہ شیعہ عمل مین لاتی ہین وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ موجود ہے فقط

سوال ۳ حدیث اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم ؁
بشہادہ رسالہ المکاتیب آپ کے کتابون مین ہے اس سے صاف مذہب
اہلسنت ثابت ہے فقط

جواب ۳ رسالہ المکاتیب ہو یا اصالۃ الاعاجیب ہو شیعیان اہلبیت
اطہار علیہم السلام تابع ثقلین ہین جو اونکی ارشاد کے مخالف کوی روایت
ہوگی وہ ماول یا مطروح یا محمول تقیہ پر ہوویگے آپ اپنی کہی جب ہو قوت
آیات قرانی اور بیان مریدان خلیفہ اول و ثانی مرتدین کا صحابی ہونا
بسبب لفظ منکم کے ضرور ہوا تو پہر اونکی اقتدا مین اہتدا کہان رہی اور بر
فرض تسلیم کیا مالک ابن نویرہ و سعد ابن عبادہ و ابی مسعود و ابوذر غفاری
و حضرت سلمان فارسی صحابی نہ تہی کہ آپکے خلفانے اونسی بی ادبیان
کین اور انواع ایذا دہی بہ نسبت اونحضرت کے عمل مین لائے بلکہ اونکو
ہلاک کیا و من قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا
کا حفظ ہاتہ سے دیا فقط

سوال ۳ یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت بشہادت
سیاق سباق ازواج کے حق مین نازل ہے اسکا کیا جواب ہاتے حدیث
اہل عبا سے یہہ اعتراض نہین اوٹہہ سکتا کیونکہ اوس سے اتنا ثابت ہوتا ہے
کہ وہ برکت دعای نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ
اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما بہی ہو گئے
علی ہذا القیاس ضمیر مذکر سے استدلال کرنا غلط اول تو یہی کلمہ کم جو ضمیر

مذکر ہے دوسری جا حضرت سارہ کے خطاب مین موجود ہے علاوہ برین یہہ
اعتراض خدا پہ ہوگا شہادت سیاق وسباق کا جواب نہین فقط
جواب ازواج رسولخدا کے بارہ مین تو سورہ مریم مین دیکھیے کہ
کسطرح کے کلمات عتبات حق تعالی نے فرمایا ہے ایک تو قول خدا سے
یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض ازواج نے جنکی آپ فضیلت کے درپی مین ہوا
تفسیر بیضاوی کے بہید رسولخدا کا ظاہر کر دیا دوسرے یہہ کہ خدا نی اونہین
کے حق مین یہہ فرمایا کہ صغت قلوبکما یعنی برگشتہ ہین دل تم دونون
کے امر واجب سے کہ وہ اطاعت رسولخدا ہے یہہ معنی ہمنی موافق تفسیر
بیضاوی کے لکہی ہین تیسرے خدا نی اونکو توبہ کرنیکو فرمایا پہران بد عتابکے
کے ساتہہ نازل ہونا آیہ تطہیر کا اونکی شانمین بعید ہے اور لفظ اہلبیت
سے جو آپ ازواج کو داخل کیا چاہتی ہون تو موافق محاورہ اہل عرب
کے اہل بیت مین ازواج داخل نہین صواعق محرقہ مین لکھا ہے کہ زید
سے پوچہا کہ اہلبیت مین ازواج بہی ہین اونہون نے کہا کہ نہین قسم ہے
خدا کی تحقیق کہ عورت مرد کے ساتہہ مدتون رہتی ہے جب وہ طلاق دیدیتا ہے
تو وہ اپنے باپ اور قوم کی طرف پہر آتی ہے اہلبیت رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ اولاد رسولخدا ہین سیاق وسباق سے بہی دلالت اہلبیت ہونیکے
بہ نسبت ازواج کے نہین نکلتی اسواسطی کہ خدا نی اونکے بارہ مین فرمایا
بیوتکن فرمایا ہی یہان بہی اگر اہلبیت مین داخل ہوتین تو اھل البیوت
فرماتا اور ضمیر مذکر سے جو اپنی استدلال کو غلط کہا تو یہہ غلط فہمی آپکی ہے ازواج

تو ہین اور معہ جناب سیدہ دس عورتین ہوئین اور مرد تین ہوئی حسنین علیہما السلام اور جناب امیر علیہ السلام پہر تین مرد دس عورتون پر غالب کیسا آگئی تو ضرور ہوا کہ مرد یہان زیادہ تہی اور ایک جناب سیدہ علیہا السلام اور یہہ جو آپ نے کہا کہ برکت دعای نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ بہی داخل ہو گئی تو دیکہی روایت ابن مردویہ کو کہ ام سلمہؓ سے منقول ہی کہ وہ فرماتے ہین کہ آیۂ تطہیر نازل ہوی میرے گہر مین او سوقت میری گہر مین سات شخص ہے جبرئیل اور میکائیل اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور مین دروازہ پر تہی گہر کے مین عرض کے یا رسول اللہؐ مین اہلبیت سی نہین ہون حضرت نی فرمایا کہ تم نیکی پر ہو اور تم ازواج نبیؐ مین سے ہو اور صحیح ترمذی مین بہی اسیطرح لکہا ہے پس اگر مراد اہلبیت سے ازواج نبی ہوتی تو جناب ام سلمہ کہ نادرہ اہل عرب سے آگاہ تہین وہ کیون دریافت کرتین کہ مین بہی اہل بیت سے ہون اور بڑا خدا کا فضل یہہ ہوا کہ یہہ آیہ نازل ہوا گہر مین جناب ام سلمہ کے اوسوقت کہ کوی ازواج نبی مین سے اوس گہر مین موجود نہ تہین والا طہارت بہی مثل خلافت کے غصب ہو جاتی اور پہر اگر اہل بیت سے آپ کا مقصود یہہ ہی کہ جو گہر کے اندر ہووی تو پہر چاہئی کہ آپ بلی اور چوہا اور جو وحوش وطیور ہووین اون سب کو اہل بیت کہئی اور اس آیہ مین شامل کیجئی اور رہ وہ آیہ جو شان مین حضرت سارہ کے وارد ہے وہان بہی حضرت ابراہیم اور سارہ اہل بیت اوحضرت کے مقصود ہین اور چونکہ وہان کوی قرینہ مانع نہیں

سارہ کے داخل ہونیکا نہین ہے اس جہت سے ایک حضرت سارہ ہے
اوسمین داخل ہین جسطرح آیہ تطہیر مین ضمیر منکم مین جناب فاطمہ داخل اور
یہہ شبہہ کرنا کہ آیہ تطہیر کے اگلی اور پچھلی آیتون مین تو ذکر ازواج کا ہے یہہ
آیہ تطہیر سے ازداج کیونکر خارج ہوگئین تو جواب اسکا یہہ ہی کہ جو کلام
اللہ سمجھکے پڑہتا ہے اوسپر خوب ظاہر ہے کہ آیات مکیہ مین وہ آیتین داخل
ہوگئین جو مدنیہ مین نازل ہوئین و بالعکس اور ایک قصہ کی اثنا مین
دوسرا قصہ مذکور ہوگیا ہے بلکہ بہت جگہہ معطوف اور معطوف علیہ مین
بہی فاصلہ کثیر ہوگیا ہے چنانچہ یہہ آیتین جو سورہ نور مین مذکور مین اور
آپ نے اوسمین سے سوال بالا مین بہی لکہا ہے دیکہیے قل اطیعوا اللہ و
اطیعوا الرّسول فان تولّوا فانّما علیہ ما حمّل وعلیکم ما حمّلتم وان
تطیعوہ تھتدوا وما علی الرّسول الّا البلاغ المبین وعد اللہ الّذین
امنوا منکم وعملوا الصّالحات لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف
الّذین من قبلھم ولیمکننّ لھم دینھم الّذی ارتضی لھم ولیبدلنّھم
من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد
ذلک فاولئک ھم الفاسقون واقیموا الصّلوۃ واتوا الزّکوۃ واطیعوا
الرّسول لعلّکم ترحمون نیشاپوری و زمخشری و بیضاوی وغیرہ نے
لکہا ہے کہ اقیموا الصّلوۃ کا عطف اطیعوا اللہ پر ہے حالانکہ ما بین مین
کسقدر فاصلہ اور کتنی جملہ معترضہ مین لیس اسیطرح ایک آیہ تطہیر ہے
بجہت اسکی کہ آل عبا کو خصوصیت پیغمبر سے زیادہ ازواج سے ہے

یا بغرض غیرت دلانے ازواج کے کہ تم بہی کیون مشغول طاعات الہی مثل آل عبا کے نہین ہوتی ہو اور کیون نافرمانی رسولؐ کے کرتے ہو درمیان مین اون آیتون کے آگئی ہے تو کیا مقام تعجب ہی اب حدمت مین حضرت سایل کے التماس ہے کہ سیاق اور سباق کا جواب تو آپ کو مل گیا اور اعتراضین جو آپ نے کین وہ بملاحظہ جملہ معترضہ آپکا اعتراض خدا پر ہوگا فقط

سوال الطیبات حضرت عایشہ کی شان مین نازل ہے اسکا شیعہ بہی انکار نہین کرسکتی یہہ لفظ جسقدر اونکی پاکیزگی پر دلالت کرتا ہے اوتنا فقط لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطہرکم تطھیرا پر دلالت نہین کرتا کیونکہ لفظ طیبات صفت مشبہہ ہے جو اصلی پاکیزگی پر شاہد ہے اور یذہب و یطہر تجدد پر دلالت کرتا ہے جس سے اوتنا پاکیزہ ہونا ثابت نہین پہر کیا وجہہ ہے کہ آیہ تطہیر کے بہروسے اہل بیت کو معصوم کہو حالانکہ وہ بہی اصلی نفس ازواج کی شان مین اور عارضی ناپاکے زایل ہوجانے پر دست آویز ہے اور باعتبار آیہ الطیبات حضرت عایشہ اور سوا اونکی اور ازواج کو معصوم نہین کہتی کیونکہ جو مورد خاص ہے پر الفاظ عموم دلالت کرتی ہین فقط

جواب یہہ دعوی آپ کا بیجا ہے شیعہ تو نزول آیہ افک کو بہی درباب عایشہ نہین جانتی بلکہ ماریہ قبطیہ پر عایشہ نے تہمت کے تہی کہ دفعہ رفع اوس تہمت کے یہ آیہ نازل ہوا طیبات صفت مشبہہ بیشک ہے مگر یہہ لفظ صفت عایشہ کی نہین ہوسکتی یہہ صفت مشبہہ بہ نسبت عایشہ کے آپکے

صفت مشتبہ ہے اسلیٔ کہ اصلی پاکیزگی اور عارضی پاکیزگی دونو اون مین
تہی کیا اصلی پاکیزگی اسی کو کہتی ہین کہ گناہون مین آدمی بہارے خود
حبشیونکا ناچ دیکہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو بہی دکہادی اور
تصویر ذی روح کے بنانی سے پرہیز نکری اور گڑیونسی کہیلا کری چنانچہ
جامع الاصول مین روایت نسائی مین ترجمہ مشکوۃ عبدالحق دہلوی مین موجود
ہے کیا عارضی پاکیزگی یہی ہے کہ مبتلای طمث رہین پاکیزگی وہ ہے کہ
کسی طریق کے نجاست گرد نہ آنی پاوی سوان دونون نجاستون سے
آپکی عایشہ صاحب بری نتہین یہہ کیونکر طیبات سے ہوسکتی ہین اور
[illegible] استمراری تجددی پر دلالت کرتا ہی ذرا حاشیہ خطائی جو مختصر معانی پر ہی اوسے دیکہیے
کہ محدث کسی کو جو نہین کیا بیان کیا ہی اور اگر ایسا ہی آپکا فہم ہی تو یعلم کا صیغہ مثل یذہب و یطہر کے
کیا آپ یہان قائل ہو جائینگا کہ خدا کا علم جدید ہی قدیم نہین تہا جو آپ یعلم کے معنی فرمائیگا وہی ہم یذہب
و یطہر کے معنی کہین گے اور طیبات کی تفسیر مین درمیان سنی و شیعہ کے اختلاف
ہی بعضون نے عورتون کو کہا ہے اور بعضون نے کلمات کہی اگر طیبات سے
مقصود وہ عورتین ہین جنکو شارع نے حلال کیا ہے اور اگر یہ مقصود ہو
کہ جو عورتین پاک ہین گناہون سے وہ اون مردون کیواسطے ہین
جو گناہون سے پاک ہین تو پہر زوجہ حضرت نوح [illegible] و زوجہ حضرت لوط پیغمبر
کہ باتفاق فریقین انکی تہین اور عایشہ و حفصہ کہ انہون نے بہید کو
رسول کے کہول [illegible] دیا اور انکے اوپر عتاب سورۂ [illegible] مین نازل ہوا
یہان الطیبات انکی اوپر کیونکر صادق آویگا اور حضرت ابن عباس نے

فرعون کہ وہ یقیناً گناہون سے بری تہین طیبات مین داخل رہین گے
مگر فرعون کہ یقیناً کافر تہا اور طیب نہ تہا وہ طیبون مین کیونکر داخل ہو

سوال ۱۴۶ شرفا کی عورتون کا خیال بوجہہ متعہ فضایل کے ہو تو وہ مل سکتے
مین یا نہین فقط

جواب ۱۴۶ معلوم نہین کہ عبداللہ ابن زبیر کی مان شرفا سے تہین یا ارزال
تاریخ طبری مین لکہا ہے کہ عبداللہ ابن زبیر متعہ زادی تہی ہر کیف آپ نے
بیان کیا اور قرآن مجید سے ثابت کردیا کہ متعہ قسم نکاح کی ہے پس
جو حال نکاح دایمی کا ہے وہی حال متعہ کا ہے لیکن اہل سنت حنفی
المذاہب فرماتے ہین کہ بنابر اونکے مذہب کے اونکے شرفا کی عورتین
محض خرچی پر بدون نکاح و متعہ کے مل سکتی ہین یا نہین اسواسطے
کہ موافق فتوای ابوحنیفہ کے کہ درصورت دینی خرچی کے زانی وزانیہ
سے حد کو ساقط کرتی ہین اونکو خوف جاری ہونے حد کا تو ہوگا نہین صاف
کہہ سکتی ہونگی سوال آج توچین سے گذرتے ہے عاقبت کی خبر خدا جانے

سوال ۱۴۷ جو تہی متعہ مین بشہادت تفسیر منہج الصادقین شیرازی رسول اللہ
کا رتبہ میسر آجاتا ہے یا پانچوین متعہ مین خدا ہی مل سکتی ہے یا نہین فقط

جواب ۱۴۷ اپنی مذہب کی کمالات ہین ہم تو کیا معلوم الملکوت تک حیران
ہے بشہادت ابو منذر ابن ہشام ابن محمد ابن السایب الکلبی کتاب المثالب
مین ظاہر ہوتا ہے کہ بابا مداخلت متعہ و نکاح آپ کے مذہب ایسی مفتی پیدا
ہوتی کہ موافق اون کے رای کے بروایات اہل سنت وحی نازل ہونے

لگی پیغمبری کے کیا حاجت رہی بیشا مان کے خدای ہاتھہ لگ گئی اشعار

نیست اندر جبہ ام غیر از خدا چند جوئی در زمین و در سما ؀

خود پیغمبر شد و پیام آورد گشت خود کافر و نمود انکار ؀

خود کند ساز ہر گناہ کہ ہست خود کند باز توبہ استغفار ؀

کبھی لگی لا الہ الا انا فاعبدون کی صدا دینے لگے محی الدین عربی

مقتدای سنیان کو دیکھیے کہ نصوص حکم مین ناکح و منکوحہ کو ایک جانتے

مین محشی فصوص متبین مین کہ جو لذت ملتی ہے وہ خدا کو ملتی ہے فقط

اب خدای پر ظاہر ہو گیا کہ واسطی عاصی و کافر کے بھی آپ کے

مذہب مین خدائی جائز ہے اور پیغمبر کو آپ کے یہان کون پوچھتا ہے

اسواسطی کہ آپ کے یہان لکہا ہے کہ محی الدین خاتم الاولیا ہین

اور خاتم الانبیا کو کہتے ہین کہ وہ مشکوۃ خاتم الاولیا سے احکام کو

حاصل کرتے ہین معاذ اللہ من تلک المفوات المذکورۃ فی الفصوص

المخالفۃ للنصوص بہرکیف درجہ کی لفظ تفسیر ملا فتح اللہ مین ہے اوسکا

ترجمہ آپ نے خلاف کیا ہے جنت مین درجات مین اور جہنم مین درکات ہین

اور اسمین کچھہ شک نہین کہ شیعیان حضرات علیہم السلام بسبب طاعت

او نحضرات کے احکام مین اونکی منازل مین جگہہ پاوینگی حدیث علمای

امتی کانبیاء بنی اسرائیل آپکی یہان مشہور ہے کیا عالمون پر اس

امت کے مثل اون انبیا کے وحی نازل ہوا کرتے تھی کوہ طور کی تجلی

نظر آتی ہے عصا انکا اژدہا ہو جاتا ہے سراسر فہم کا قصور ہے نیت مین آپکی

تو رہبر فقط و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ والسلام علی محمد و آلہ البررۃ الکرام اجمعین ابد الآبدین نمقہ المذنب السید علی حسن ابن العالم الھمام السید غلام امام حشرہما اللہ مع الائمۃ المعصومین علیہم السلام

تمت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۱	کس	پس	۳۳	۲	مکافاۃ	مکافات	۳۸	۲	ابت لیسے	آیت ایسے
۷	۷	گرا او میری	[illegible]	ایضاً	۹	من مثل	یأتین بمثل				
۸	۱۴	دبگے	دینگے	۳۴	۱	علیہ	علیہم	ایضاً	۷	حدیث	حدیث
ایضاً	۱۸	بجبر	بجبر	ایضاً	۵	کہ ا	بیا بہا	ایضاً	۱۸	رہی	رہتی
۹	۷	درنششو	درخشندہ	۳۵	۶	حق	[illegible]	ایضاً	۱۵	رہ گئی	رہ گئی ہے
۱۲	۱۳	بیتوانا	کیون	ایضاً	۱۰	لکھا ہوا ہے	لکھا	[illegible]	۳	[illegible]	[illegible]
۱۵	۲	بات	باپ	ایضاً	۱۱	[illegible]	[illegible] کو	ایضاً	۷	حبا	چنانچہ
۱۶	۲	او	اوس	ایضاً	۵	انکی	آنکی	ایضاً	۱۹	اوسے	سے
۱۸	۳	باقی جو	[illegible]	ایضاً	۱۸	[illegible]	[illegible]	۴۸	۷	ناطرۃ	ناظرۃ
ایضاً	۵	اوبی	اوبی کی	۳۶	۱	کہ مجھی	کہ اپنی	ایضاً	۱۳	مرتاق	[illegible]
۱۹	۱۰	خداسے	خدا سے	ایضاً	۷	ان	ان اللہ	۵۷	۲	ولم	وسلم
۲۰	۱۷	مالک کا	[illegible]	ایضاً	۱۹	[illegible]	قصہ [illegible]	ایضاً	ایضاً	اوسے	[illegible] لفظ
۲۱	۱	[illegible]	[illegible]	۳۰	۴	کر	کہہ	ایضاً	۱۴	کاہہ	[illegible] اشعار
۲۳	۱۸	اوسکی	اوس	ایضاً	۱	ناکین	ناحین	ایضاً	۹	ہشام	شام
۳۱	۱۹	بعہود	مشہود	ایضاً	۱۴	ستحر	متحیرہ	ایضاً	ایضاً	محسرسے	زمخشری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۹	۱۹	مناسب ہے کیونکہ کافر بدعتی ہین	نہایت کا کافر بدعتی	ایضا	۹	اعمالون	اعمالیون	۷۶	۱۲	کرتے	کیا کرتے
۶۰	۲	کا اہل	غرض اہل	ایضا	۱۷	مین فرمایا	مین مع تکلم [illegible]	ایضا	۱۸	کرتے تھی	کرتے تھے
ایضا	۱۳	نہین	نہین ہین	۷۲	۲	داخل	داخل ہین	ایضا	۱۹	وقصور	قصور
ایضا	۱۶	متنزل	تنزل	۷۳	۳	حضرات	حضرت				
ایضا	۱۹	انکے	آپکے	۷۴	۹	استمراری	استمرار				
۶۱	۱۱	اول	ادس	ایضا	۱۷	اور	اور خود				
۶۶	۱۰	عرب کی	عرب سے	ایضا	۱۰	محمدک	تحمدک				
				ایضا	۱۱	اہیب	یذہب				
۶۹	۱۶	محسن	نہین	۷۵	۱۰	خرخی	اُجورے				
					۱۱	خرخی	اُجورے				
۷۰	۴	عتبات	عتاب	ایضا	۱۷	مذہب	مذہبین				

تمت

تمت تاریخ ہیجدہم ماہ ذالحجہ سنہ ۱۳۰۶ھ مطابق تاریخ ۱۶ ماہ اگست سنہ ۱۸۸۹ع بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج ۔

اشتہار

تاجران ہر دیار و اہل مطابع عالیوقار کیخدمت فیضدرجت مین باین غرض عرض ہے کہ یہہ کتاب مشتمل بر جواب سوالات اہلسنت وجماعت خاص واسطے شیعہ لوگون کے طبع ہوی ہے اور جناب مصنف صاحب دام برکاتہ نے حق تصنیف وتالیف راقم کو دیا ہے لہذا نسخہ مذکور مطبع ہذا مین بصرف زر کثیر بکمال جانفشانی کارپردازان مطبع کے چہپکر تیار ہوا اب امیدہم پیشیگان عالیشان سے یہہ ہے کہ کوئی صاحب بغیر اجازت مطبع ہذا کے قصد چہاپنے نسخہ ہذا کا نفرمائین بامید اخذ نفع نقصان نہ اوٹہائین ہان جن صاحبون کو اہل مطابع یا تاجران یا خریداران کو جسقدر نسخہ مطلوب ہون مطبع ہذا سے طلب فرمائین راقم کو مرہون منت وممنون احسان بنائین فقط المرقوم ۲۴ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ ہجری

راقم الآثم سید عابد علی مالک مطبع